رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

REGD No E-P 67

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۳-۵۰ روپے
ممالک غیر ۷-۵۰ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۷ | ۵ احسان ۱۳۳۷ ہش ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ ۵ جون ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۱

اخبار احمدیہ

قادیان ۳ جون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی البتہ اخبار الفضل میں یکم جون تک شائع شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور کی طبیعت دانتی گھٹنے میں درد نقرس کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۳۰ مئی۔ بوقت ۹ بجے شب محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ (صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ) امریکہ کے نوماہی سفر سے بخیر و عافیت یہاں پہنچ گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اب آپ حضرت امیر المومنین کی ملاقات کے لئے مری جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ سفر مبارک کرے اور آپ کے متعلق وہ خاص دعا کی تحریک جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے رمضان کے آخر میں کی تھی اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲۱ مئی۔ آج صبح کی گاڑی مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ زیارت مقامات مقدسہ کے بعد مع اہل و عیال واپس تشریف لے گئے۔

قادیان ۳ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صوبہ اڑیسہ کا تبلیغی و تربیتی دورہ فرما رہے ہیں آپ کے اہل و عیال قادیان میں بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

مبلغ مشرقی افریقہ کے اعزاز میں جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے دعوت استقبالیہ

شہر کے معززین کی شمولیت ہندو سکھ مسلم خوشگوار تعلقات کا اظہار

قادیان ۳۰ مئی۔ مبلغ مشرقی افریقہ جناب شیخ مبارک احمد صاحب کے اعزاز میں آج بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ میں جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے دعوتِ استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں شہر کے غیر مسلم معززین کو بھی مدعو کیا گیا۔ جملہ ناظر صاحبان مقامی احمدیہ جماعت کے سرکردہ اصحاب سکھ نیشنل کالج کے پروفیسر صاحبان۔ میونسپل کمیٹی کے پریذیڈنٹ مع دیگر عہدیداران جناب پوسٹ ماسٹر صاحب و منیجر صاحب پنجاب نیشنل بینک جناب ہیڈ ماسٹر صاحب ڈی-اے-وی ہائی سکول اور مقامی ہندو سکھ ڈاکٹر صاحبان نے شمولیت کی۔

استقبالیہ تقریب کی صدارت

پہلے معزز مہمانوں کی مٹھائی اور چائے سے تواضع کی گئی۔ بعدہٗ زیر صدارت جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ مبلغِ اسلام جناب شیخ مبارک احمد صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کرنے اور اُن کی طرف سے جواب کی تقریب منائی گئی۔

ایڈریس

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے پیش کیا گیا ایڈریس جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم-اے نے پڑھ کر سنایا۔ جس میں اپنے مجاہد بھائی کی قادیان میں تشریف آوری پر خوش آمدید کہا گیا۔ اور مشرقی افریقہ میں آپ کی ۲۴ سالہ کامیاب تبلیغی مساعی پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے مزید خدمتِ دین کی توفیق پانے کی دعا کی گئی۔ ایڈریس میں مشرقی افریقہ میں احمدیت کی تبلیغ اور وہاں کے باشندگان سے جماعت کے تعلقات پر روشنی ڈالنے کی بھی درخواست کی گئی (مفصل ایڈریس دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں)

ایڈریس کا جواب

پیش کردہ ایڈریس کے جواب میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ایڈریس میں جن مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا گیا ہے میں اس پر جملہ احباب کرام کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ آپ نے ارشادِ نبویؐ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

مَن لَّم یَشکُرِ النَّاسَ لَم یَشکُرِ اللّٰہَ

کہ جو خدا کی مخلوق اور اُس کے بندوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ درحقیقت خدا تعالےٰ کا بھی شکر گذار نہیں۔ آپ نے کہا اگر میں خدا کا شکر ادا کروں اور آپ حضرات کا شکریہ ادا نہ کروں تو میں خدا کا شکر گذار بھی نہیں ہو سکتا۔

اس ارشاد نبویؐ کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے اس کے وسیع مفہوم پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ حضرت نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے النّاس کا لفظ بول کر تمام بنی نوع انسان کو حسن سلوک کا حق دار بنا دیا۔ آپ نے کہا پس اس ارشادِ نبویؐ کی تعمیل میں میں اپنا اخلاقی اور روحانی فرض سمجھتا ہوں کہ میں احمدی بھائیوں کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ اپنے تمام غیر مسلم بھائیوں کا بھی شکریہ ادا کروں۔ جنہوں نے مجھے یہ عزت بخشی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ آپ سب کے تعلقات کو مزید بہتر بنائے۔ اور آپ لوگ ایک دوسرے کے اور زیادہ قریب ہوتے چلے جائیں۔

مشرقی افریقہ میں تبلیغ کی غرض سے روانہ ہونے کے وقت اپنے استاد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی ایک نصیحت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ تم سفر پر جا رہے ہو جہاں نہ کوئی رشتہ دار ہوگا اور نہ جان پہچان کا آدمی۔ ہر جگہ تم اجنبی ہوگے۔ اور جس فریضہ کی انجام دہی کے لئے تم جا رہے ہو وہ بڑا اہم ہے جو خدا تعالےٰ کی نصرت و تائید کے بغیر ادا ہونا ممکن نہیں۔ اس لئے تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ اور اسی کے مطابق ہمیشہ عمل درآمد کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا میں نے خود بھی بارہا اس سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ اور جو بھی اس پر کاربند ہوگا۔ وہ ہمیشہ ہی اس سے فائدہ اُٹھاتا رہے گا۔ آپؓ نے اپنی قلم سے میری کاپی پر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ لکھے:-

مَن کَانَ فِی عَونِ اَخِیہِ
کَانَ اللّٰہُ فِی عَونِہٖ

جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ ایشور کی مدد تمہارے شاملِ حال رہے تو اس کا ایک عمدہ طریق یہ ہے کہ تم اس کے بندوں کی مدد کرو۔ آپؐ نے فرمایا کہ مخلوقِ خدا کی خدمت بجا لاتے ہوئے خدا کی رضا حاصل کرنے کا طریق دست باکار دل بایار والا معاملہ ہے۔

محترم رئیس التبلیغ نے بتایا کہ اسی جذبہ خدمت خلق کے پیش نظر جماعت احمدیہ ساری دنیا میں اپنے مبلغین بھیجتی ہے۔ اور روئے زمین کے بسنے والے ہر کالے اور گورے کو اپنی ہمدردی کا حق دار جانتی ہے۔

محترم شیخ صاحب نے قادیان کی شہرت و عظمت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ قادیان کی شہرت نہ صرف مشرقی پنجاب یا ہندوپاکستان میں ہے۔ بلکہ دنیا کے تمام ملکوں میں اس کی شہرت پھیل چکی ہے۔

آپ نے بتایا کہ اس مقدس مرکز سے جانے والے ایک امتیازی پیغام لے جاتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے قانونِ قدرت کے ساتھ قانونِ شریعت کی پوری مطابقت رکھتا ہے۔ کیونکہ جس طرح خدا تعالےٰ کے قانونِ قدرت میں اس کا بنایا ہوا سورج سب کو برابر روشنی دیتا ہے۔ اور اُس کا چاند رات کے وقت سب کو منور کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے قانونِ شریعت یعنی اسلام کی مقدس کتاب قرآنِ پاک کے ابتدا ہی میں خدا تعالےٰ کو رب العٰلمین کے نام سے پکارا گیا ہے۔ پس اس امتیازی پیغام کو جماعت احمدیہ دنیا کے کناروں تک پہنچا رہی ہے۔ اور یہ پیغام بیرونی دنیا بالخصوص مشرقی افریقہ کے باشندوں کے لئے مزید کشش کا باعث ہے جس کی آبادی قریباً ۲ کروڑ نفوس پر مشتمل ہے جس کی غالب اکثریت کالے لوگوں کی ہے۔ چونکہ باہر سے آنے والے لوگ اپنے آپ کو ان سے بلند سمجھتے ہیں اور افریقنوں کو ذلیل۔ اس لئے جب ان کے سامنے اسلام کی مساوات والی تعلیم پیش کی جاتی ہے۔ تو وہ اس میں اپنے لئے آزادی اور ہر طرح کی ترقی کا رستہ کھلا پاکر دل و جان سے قبول کرتے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج افریقنوں کے متعلق عیسائیت کی یلغار کا رُخ بدل گیا ہے۔ اور وہ سُرعت سے اسلام کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ اور یہ سب کچھ احمدی مبلغین کی دن رات کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

آپ نے بتایا کہ یہ پولیٹیکل جدوجہد نہیں بلکہ خالص دینی کوشش ہے۔ اس سے افریقن باشندوں کے دل میں قومی مساوات کی روح پیدا ہو کہ اُس ملک سے بھی اُنس و محبت پیدا ہوتی ہے جس ملک کے مشنری ان کو یہ اعلےٰ تعلیم دینے کے لئے گئے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے محترم شیخ صاحب نے قرآن کریم کی تعلیم ... کی ابدی صداقت کو پیش کرتے بتایا کہ جماعت احمدیہ تمام مذاہب کے پیشواؤں کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے ہوئے انہیں بڑا ہی بزرگ خیال کرتی ہے۔

ملک صلاح الدین ایم-اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

آپ نے سواحیلی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ کتاب گیارہ ہزار کی تعداد میں طبع ہوئی۔ جہاں مذکورۃ الصدر آیت قرآنی کی تشریح میں گذرے ہوئے رشیوں۔ منیوں اور بزرگان کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح ہندوستان کی سیاسی اور صنعتی شہرت و عظمت کے ساتھ ساتھ اس کی پراچین مذہبی عظمت کا سکہ بھی افریقنوں کے دل پر بیٹھتا ہے۔ اس کے علاوہ لاکھوں کی تعداد میں احمدیہ لٹریچر کی اشاعت سے اس اسلامی رواداری کی تعلیم کا پرچار کیا جاتا ہے۔

آپ نے جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ہر سال منائے جانے والے یوم سیرت پیشوایان مذاہب کے موقعہ پر تمام مذہبی بزرگان کی سیرت و سوانح بیان کرنے کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ مشرقی افریقہ میں ایسے جلسوں کی صدارت زیادہ تر وہاں کے مقیم ہندو سکھ معززین دلچسپی سے فرماتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے اپنے متعدد جلسوں اور تقریروں کے حالات اور ہندو سکھ احمدی خوشگوار تعلقات پر روشنی ڈالی۔

بیرونی دنیا کی احمدی آبادی کے قادیان سے روحانی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اسی تعلق کی بنا پر جو دنیا کے مختلف حصوں میں آباد احمدیوں کو قادیان سے ہے۔ انہیں قادیان کی نسبت اچھی خبر سے طبعاً خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اور اس جگہ بسنے والوں کی تکلیف سے انہیں رنج پہنچتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ فسادات ۱۹۴۷ء کے موقعہ پر مشرقی افریقہ کے احمدی بھی بڑے متفکر رہے۔ اور بعض نے بذریعہ ٹیلیگرام دریافت حال کیا جس کا ہندوستان کے وزیر اعظم نے تسلی آمیز جواب دیا۔

آپ نے جماعت کی بین الاقوامی حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے دائمی روحانی مرکز قادیان کو ہندوستان کے لئے ایک نعمت قرار دیا۔ اور کہا کہ بلاشبہ یہ ہندوستان کی حفاظت و عظمت کا ذریعہ ہے۔

خطاب کے اختتام پر مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے کہا کہ ۱۹۳۴ء میں جب میں مشرقی افریقہ گیا تو وہاں چند ایشیائی احمدی تھے۔ اور افریقن باشندوں میں سے کوئی بھی احمدی نہ تھا۔ مگر اب خدا کے فضل سے صرف کینیا کالونی میں چار ہزار افریقن حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے ہیں اسی طرح افریقہ کے دوسرے حصوں میں ہزارہا افریقن احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ جن کی تعلیم و تربیت کے لئے مدارس اور مبلغین کام کر رہے ہیں۔ چار اخبار کامیابی سے شائع ہوتے ہیں۔ دو لاکھ کا سالانہ بجٹ ہے۔

آپ نے بتایا کہ ہندوستان کی آزادی نے دیگر محکوم علاقوں میں ایسا تاثر پیدا کیا ہے کہ ان میں غیر معمولی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی سیاسیات میں بڑا انقلاب آنے والا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ انیسویں صدی کا نصف اول تو ایشیا کے لئے تھا اور اس کا نصف آخر افریقہ کی ترقی اور اس کی آزادی کے لئے مقدر ہے۔

سردار گوردیال سنگھ صاحب کی صدارتی تقریر

محترم شیخ صاحب کی پُر از معلومات تقریر کے بعد صدر جلسہ جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ نے جملہ حاضرین کی طرف سے موصوف صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور بتایا کہ انقلاب ۱۹۴۷ء میں مشرقی پنجاب کی دیگر مسلم آبادی کے ساتھ احمدیوں کو بھی ان رنجیدہ حالات سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن جلد ہی یہ حالات بدل گئے۔ اور جماعت احمدیہ قادیان کے مغربی پاکستان سے آنے والے ہندو سکھوں کے ساتھ برادرانہ تعلقات قائم ہو گئے۔۔۔ جناب سردار صاحب نے ہندو سکھ احمدی خوشگوار تعلقات کے سلسلہ میں گذشتہ میونسپل الیکشن کا بھی ذکر کیا۔ اور ہر سہ اقوام کو باہمی حسن سلوک اور رواداری کیساتھ ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنے کی تلقین کی اور امید ظاہر کی کہ آئندہ ہر سہ قوموں کے تعلقات زیادہ اچھے ہو جائینگے۔

آخر میں محترم امیر صاحب مقامی نے جناب سردار صاحب اور دیگر معزز مہمانوں کا جماعت احمدیہ کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اور نماز مغرب کی اذان کے وقت یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

مبلغ مشرقی افریقہ کی خدمت میں استقبالیہ تقریب

جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے ایڈریس

قادیان ۳۰ مئی۔ جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کے اعزاز میں دی گئی استقبالیہ پارٹی کے موقعہ پر جو ایڈریس جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے پیش کیا گیا۔ اس کا متن حسب ذیل ہے:-

محترم شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے آپ کو تقریباً چوبیس سال تک افریقہ کے تاریک براعظم میں خدائے واحد کا نام اور پیغام اور قادیان اور ہندوستان کی عظمت کے اظہار کی توفیق دی۔ اسی قادیان کی مقدس بستی میں آپ پروان چڑھے اور تعلیم حاصل کر کے ۱۹۳۴ء میں افریقہ کے تاریک براعظم کو آسمانی نور سے روشن کرنے کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ اور آج آپ کامیاب اور قابل تعریف خدمت کے بعد واپس اپنے پیارے وطن میں تشریف لائے ہیں۔ پس ہم آپ کی واپسی پر دلی خوشی اور محبت اور مبارکباد کا تحفہ پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ آپ کی آئندہ زندگی کا ہر لمحہ زیادہ سے زیادہ کامیاب اور بابرکت ہو۔ آمین۔

ہمارے محترم بھائی! بے شک موجودہ قادیان ظاہری اعتبار سے اُس قادیان سے مختلف ہے جس میں آپ نے اپنی راتیں اور دن گذارے تھے۔ اس کی شاندار عمارتیں کھنڈرات بن چکی ہیں۔ اور رونق اور آبادی کے دوسرے سامان بھی ضائع ہو چکے ہیں۔ خاص طور پر وہ مقدس اور بزرگ ہستیاں جو مذہب اور ایمان کی جان تھیں اور جن کے دم قدم سے خلوص و محبت اور رواداری اور اخلاق کی بنیادیں استوار ہوتی تھیں۔ جو قادیان کی ترقی اور رونق کا اصل باعث تھیں۔ بلکہ اُن کا وجود تمام دنیا کے لئے سہارا اور اخلاق اور روحانیت کا سرچشمہ تھا۔ اب یہاں نظر نہیں آتیں۔ لیکن یہ خدا کا شکر ہے کہ یہ سرزمین ان بزرگوں کے نام لیواؤں سے یکسر خالی نہیں ہوئی۔ آج بھی خدا کا نام بلند کرنے کے لئے چند سو بے سرو سامان درویش اس میں مقیم ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے وہ وعدے جو اس نے اس آخری زمانہ کے عظیم الشان مصلح سے اسی بستی میں فرمائے تھے۔ اب بھی پورے ہو رہے ہیں۔ اور جس طرح قادیان کی ترقی اور وسعت خدا تعالیٰ کا ایک نشان تھی۔ اب اس کی بے سرو سامانی اور مجبوری بھی ایک نشان ہے۔

یہ بات ظاہر کر دینی مناسب ہے کہ تقسیم ملک کے کچھ عرصہ بعد تک غیر معمولی واقعات کی وجہ سے ہمارے صوبہ کو نہایت تاریک حالات میں سے گذرنا پڑا۔ اور جس طرح مغربی پنجاب میں ہمارے سکھ اور ہندو بھائیوں نے تکالیف اور مصائب اٹھائیں۔ اسی طرح قادیان اور مشرقی پنجاب کے دوسرے علاقوں میں احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں نے تکالیف اُٹھائیں۔ شروع شروع میں چونکہ مغربی پنجاب سے آنیوالی غیر مسلم آبادی ہم سے آشنا نہ تھی۔ اس لئے عام غیر معمولی حالات کا ہم پر بھی تکلیف دہ اثر پڑتا رہا۔ لیکن بعد میں ایک دوسرے کے ساتھ میل جول سے ہمارے ہندو اور سکھ بھائی ہمارے حالات اور اخلاق سے واقف ہوتے گئے۔ اور ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے سے ہماری دوری اور مغائرت کم ہوتی گئی۔ اگرچہ اب تک ہمارے لئے بہت سی مشکلات ہیں۔ لیکن اب حالات میں کافی حد تک سدھار پیدا ہو چکا ہے۔ ہم اپنے ان سکھ اور ہندو بھائیوں کے شکر گذار ہیں۔ جنہوں نے شہر اور علاقہ کی فضاء کو صاف اور پُر محبت کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹایا ہے ہمیں اُمید ہے کہ جوں جوں احمدیہ جماعت کے حالات اور اخلاق کا ہمارے غیر مسلم بھائیوں کو قریب سے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملتا جائے گا۔ وہ ہمارے زیادہ قریب ہوتے جائیں گے۔ اور آپس کی نفرت اور دشمنی پورے طور پر محبت، خلوص اور رواداری میں تبدیل ہوتی جائے گی۔ یہاں تک کہ ہمارا شہر جس کو خدا نے دارالامان کا نام دیا ہے۔ اور جو امن اور صلح کی تعلیم اور نمونہ پیش کرنے میں پیش پیش رہا ہے۔ پھر امن اور صلح کا گہوارہ بن جائے گا۔

محترم شیخ صاحب! آپ کو معلوم ہے۔ کہ ہندوستان کو اپنی قدیم تہذیب و ترقی پر فخر ہے۔ اور تاریخی آثار سے یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پرانے زمانہ میں شمال میں تاشقند اور دریائے فرات تک اور جنوب میں لنکا اور انڈونیشیا تک اس کی نو آبادیاں تھیں۔ لیکن افریقہ کا تاریک براعظم اور شمالی یورپ اور امریکہ کے علاقہ جات اس کے نام اور اثرات سے ناآشنا تھے۔ اب خدا کی تقدیر نے ارادہ کیا ہے کہ رشیوں کے اس مقدس ملک کی شہرت اور عظمت ان علاقوں میں بھی پھیلائے۔ چنانچہ اسی قادیان کی بستی میں دنیا کی سب قوموں کا موعود مصلح پیدا ہوا۔ جس نے لوگوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے آسمانی آواز کو بلند کیا۔ اور اس بات کا اعلان فرمایا کہ دنیا کی سب قوموں کے پیغمبر، گورو اور اوتار اور ہادی سچے اور خدا کی طرف سے ہیں۔ اور ان کو ماننا اور ان کی عزت کرنا ضروری ہے۔ اس آواز کو قبول کرنے والے یعنی جماعت احمدیہ کے افراد اس وقت دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل چکے ہیں۔ اور وہ جہاں بھی جاتے ہیں قادیان کا نام اور شہرت اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اسی طرح ان احمدیوں کے ذریعہ سے اسلام کی اصولی تعلیم کے ماتحت شری کرشن جی مہاراج۔ شری رامچندر جی۔ مہاتما بدھ۔ سری گورو نانک صاحب۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہم کا نام و پیغام اور عزت و عظمت تمام ملکوں میں پھیل رہی ہے۔ آپ بھی انہی میں سے ایک ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ نے تاریک براعظم کے کئی ممالک میں اس نام کو پھیلانے کی توفیق دی۔ اور آپ نے حضرت بانی اسلام محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے پیغام کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ سری کرشن جی مہاراج۔ سری رامچندر جی اور شری گورو نانک صاحب وغیرہم کے نام اور صحیح عزت کو بھی ان علاقوں میں پہنچایا۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ کے مشاہدہ میں جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک میں ترقی و تبلیغ کے جو حالات آئے ہوں۔ ان کی مختصر تفصیل سے آگاہی بخشیں۔ اور واپسی پر افریقہ کے سب بھائیوں کو ہمارا محبت بھرا اسلام و پیام پہنچا دیں۔

آخر میں ہم خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ آپ کو خیریت سے رکھے اور زیادہ سے زیادہ مذہب اور انسانیت کی خدمت کی توفیق دے۔ یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ اگرچہ یہ ایڈریس جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے ہے۔ لیکن ہمارے سکھ اور ہندو بھائی بھی اپنے محبت بھرے جذبات میں جو وہ آپ سے رکھتے ہیں ہمارے ساتھ شریک ہیں۔

ہم ہیں آپ کے بھائی:-

ممبران جماعت احمدیہ قادیان ۳۰/۵/۵۸

خطبہ جمعہ

جو لوگ صحیح معنوں میں رضائے الٰہی کے حصول کیلئے کوشش کرتے ہیں

انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ہر میدان میں کامیابی بخشتا ہے

اگر تمہاری کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے تو سمجھ لو کہ تم اپنی کسی غلطی کی وجہ سے خدائی نصرت سے محروم ہو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۹ مئی ۱۹۵۸ء بمقام مری

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین۔ (عنکبوت ع ۷)

اس کے بعد فرمایا:-

اس آیت میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم یقیناً ان کو اپنے ان راستوں کی طرف آنے کی توفیق دے دیتے ہیں جن پر چل کر وہ ہمارے مقرب ہو جاتے ہیں۔ لنھدینھم سبلنا کے معنے بعض لوگ یہ بھی کرتے ہیں۔ کہ ہم ان کو اپنی شریعت بتا دیتے ہیں۔ مگر یہ درست نہیں۔ کیونکہ اگر شریعت پہلے سے نہ بتائی جا چکی ہو تو والذین جاھدوا فینا کے کوئی معنے ہی نہیں رہتے۔ جاھدوا فینا کے معنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کے ہیں۔ اور جہاد فی سبیل اللہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی شریعت آئی ہوئی ہو۔ پس اس جگہ لنھدینھم سبلنا کے یہ معنے نہیں کہ ہم ان کو اپنی شریعت بتا دیتے ہیں۔ کیونکہ شریعت ہمیشہ پہلے آتی ہے اور جہاد بعد میں ہوتا ہے۔ اس جگہ

لنھدینھم سبلنا کے یہی معنے

ہیں کہ ہم ان کو اپنے قرب کی راہیں بتا کر اپنا مقرب بنا لیتے ہیں۔ ہماری جماعت بھی اس وقت والذین جاھدوا فینا کی مصداق ہے کیونکہ وہ تمام دنیا میں اسلام کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ آخر جاھدوا فینا سے جہاد بالسیف تو مراد نہیں ہو سکتا۔ اگر اس سے جہاد بالسیف مراد ہوتا۔ اور والذین جاھدوا فینا کہنے کی بجائے والذین جاھدوا مطابقاً شریعتنا یا جاھدوا احکامنا کہا جاتا۔ تب تو بے شک یہ معنے بھی کئے جا سکتے تھے کہ شریعت کے مطابق جہاد چونکہ بعض لوگوں کے نزدیک صرف تلوار ہے۔ اس لئے جاھدوا فینا سے

وہی لوگ مراد ہیں

جو جہاد بالسیف کر رہے ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جاھدوا فینا فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تک تو کسی تلوار سے کوئی نہیں پہونچ سکتا۔ اس کے پاس تو انہی کاموں سے پہونچ سکتا ہے۔ جن سے وہ خوش ہو۔ یعنے ایسے کاموں سے جن سے اسلام کی دنیا میں اشاعت ہو۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت بڑھے۔ پس اس وقت ہماری جماعت ہی ہے جو یہ کام کر رہی ہے۔ اور وہی ہے جو ان اللہ لمع المحسنین کی مصداق ہے۔ محسن کے معنے عربی زبان میں اسی شخص کے ہوتے ہیں۔ جو حکم کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ پورا کرے۔ پس ان اللہ لمع المحسنین کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جو لوگ اس پہلی بات پر پوری طرح عمل کریں گے۔ جو ہم نے کہی ہے یعنے وہ پوری طرح جہاد کریں گے۔ اور ہماری رضا کے حصول کی کوشش کریں گے۔ ہم ان کے ساتھ ہوں گے۔ اور ہر میدان میں ان کو کامیابی بخشیں گے۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش تو کریں مگر ان کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے انہیں

سمجھ لینا چاہیئے

کہ وہ کوئی نہ کوئی غلطی کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ خدائی قرب اور اس کی نصرت سے محروم ہیں۔ گویا بجائے اس کے کہ خدا تعالیٰ پر الزام لگایا جائے اور کہا جائے کہ اس نے ہماری طرف توجہ نہیں کی ہمیں اپنی ذات پر الزام لگانا چاہیئے۔ اور سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم محسنوں والا کام نہیں کر رہے ورنہ خدا جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے وعدوں میں سچا ہے۔ اور وہ جو بات بھی کہتا ہے اسے پورا کر کے رہتا ہے جھوٹے ہم ہی ہیں۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کی محبت کا تو دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر اس کے مطابق اپنے اندر کوئی تغیر پیدا نہیں کرتے۔

احادیث میں آتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اس نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں۔ چونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شہد میں شفا ہے۔ (نحل ع ۹) اسلئے آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو شہد پلاؤ حالانکہ طبی طور پر شہد دست لاتا ہے انہیں بند نہیں کرتا۔ وہ گیا اور اس نے جا کر شہد پلا دیا۔ مگر اس کے بھائی کے دست اور بھی بڑھ گئے۔ وہ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میرے بھائی کے دست تو اور زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور

اور شہد پلاؤ

وہ گیا۔ اور پھر اس نے شہد پلا دیا۔ جس پر اس کے اسہال اور بھی بڑھ گئے۔ وہ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ اس کو تو اور زیادہ دست آنے لگ گئے ہیں آپ نے فرمایا تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اور

خدا سچا ہے

جاؤ اور اسکو اور شہد پلاؤ۔ چنانچہ اس نے پھر شہد پلایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے اندر سے ایک بڑا سا سدہ نکلا اور اس کے اسہال جاتے رہے اسی طرح اگر ہماری کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے تو ہم اپنے متعلق کہیں گے کہ ہم جھوٹے ہیں۔ اور ہم نے وہ شرطیں پوری نہیں کیں جن کے پورا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا تھا ورنہ خدا سچا ہے۔ اگر ہم اس کی شرائط کو پورا کرتے تو خدا بھی اپنے وعدے کو پورا کرتا۔ ہماری جماعت کے وہ معلم اور مربی جو اس وقت پاکستان یا پاکستان سے باہر یورپ اور امریکہ میں کام کر رہے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اس آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس تن دہی سے

دین کی خدمت بجا لائیں

کہ انہیں خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو جائے اور وہ ان کے کام میں زیادہ سے زیادہ برکت دے۔ اور ان کو ہر رنگ میں کامیابی نصیب کرے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو یقیناً ان کی مساعی کی وجہ سے اسلام کی بھی عزت بڑھے گی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی عزت بڑھے گی۔ اور جو شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت بڑھانا چاہتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ خدا اس کی عزت نہ بڑھائے۔ جو کام خدا کر رہا ہو۔ اگر وہی کام بندہ کرنے لگ جائے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کا بہت ہی عزیز ہو جاتا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔ کہ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (احزاب ع ۷) یعنی خدا اور اس کے فرشتے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہیں۔ اے مومنو! تم بھی یہی کام کرو۔ اور اس پر درود اور سلام بھیجو۔

یہی وجہ ہے

کہ التحیات میں درود کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ پس جب ہم درود پڑھتے ہیں تو درحقیقت وہی کام کرتے ہیں۔ جو خدا اور اس کے فرشتے کر رہے ہیں۔ اور چونکہ ہم خدا اور اس کے فرشتوں والا کام کرتے ہیں۔ اس لئے ہم پر بھی خدا اور اس کے فرشتے سلامتی بھیجنے لگ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمارے شامل حال ہو جاتی ہے۔

عید الاضحیہ کے موقعہ پر

قادیان میں قربانی دینے کا انتظام

حسب دستور سابق اس سال بھی بیرونجات کے احباب کے لئے اس بات کا انتظام کیا گیا ہے کہ ان کی خواہش کے مطابق قادیان کی مبارک بستی میں عید کے موقعہ پر ان کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کیا جاوے۔ اس لئے ایسے احباب جلد از جلد امیر مقامی کے نام اپنی قربانی کے جانور کی قیمت جس کا ۲۵ اور ۳۰ روپیہ کے درمیان اندازہ کیا گیا ہے۔ بھیج دیں تاکہ ان کی طرف سے بروقت قربانی کا انتظام کیا جا سکے۔

عید کے موقعہ پر قادیان میں دی گئی قربانی جہاں آپ کی قلبی مسرت کا موجب ہو گی وہاں اس سے قادیان کے درویش بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔ کیونکہ ان میں سے اکثر دوست حالات کی ناسازگاری کی وجہ سے خود قربانی دینے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اور بیرونجات کے احباب کی طرف سے جو جب نور اس جگہ ذبح کیا جائے گا تو درویشان کرام بھی اس کے گوشت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

پس احباب کو اس کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(امیر مقامی قادیان)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے محبت رکھتا ہے اسی لئے وہ ہمیشہ ان کیلئے رحمت و برکت کے سامان مہیا فرماتا ہے

انسان متواتر اسکی نافرمانی اور ناشکری کا مرتکب ہوتا ہے لیکن وہ پھر بھی ہمیشہ اسے ہدایت کی راہوں کی طرف بلاتا چلا جاتا ہے

ازحضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ - فرمودہ ۱۶ر مئی ۱۹۵۸ء - بمقام مری

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ افنضرب عنکم الذکر صفحًا ان کنتم قومًا مسرفین۔ (سورہ زخرف ع ۱)

اس کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالےٰ کو اپنے بندوں سے جو محبت ہے اس کا ذکر وہ

اس آیت میں

ان الفاظ میں فرماتا ہے کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں تمہیں یاددہانی کرانے اور تمہیں نصیحت کرنے اور تمہاری طرف اپنی نبوت اور رسالت بھجوانے سے اس وجہ سے اعراض کر جاؤں گا۔ کہ تم ایک مسرف قوم ہو۔ یعنی تمہارا اسراف اور تمہارا حد سے بڑھ جانا چاہتا تھا۔ کہ میں تمہیں سزا دوں۔ لیکن میں رحیم ہوں۔ اور

میں چاہتا ہوں

کہ کسی طرح تم اس سزا سے بچ جاؤ۔ اسلئے باوجود تمہاری نافرمانیوں کے اور باوجود تمہارے اعراض کے اور باوجود تمہارے حد سے بڑھ جانے کے میں ہمیشہ تمہاری طرف اپنی وحی نازل کرتا رہتا ہوں۔ اور تمہیں ہدایت کی طرف بلاتا رہتا ہوں تاکہ تم میں سے جو ہدایت پا سکیں وہ ہدایت پا جائیں۔ اور جنہیں سزا ملے۔ وہ یہ نہ کہیں کہ ہمارے باپ دادوں سے جو قصور ہوا تھا۔ اس کی ہمیں کیوں سزا دی گئی ہے۔ ممکن ہے اگر ہمارے پاس تیری ہدایت آتی یا تیرے احکام کی طرف توجہ دلانے والا کوئی رسول آتا تو ہم ان سے زیادہ شریعت پر عمل کر کے دکھا دیتے پس اس الزام سے بچنے کے لئے میں لوگوں کی طرف،

اپنی تازہ ہدایت بھیجتا ہوں

تاکہ ان کو اس اعتراض کا موقعہ نہ ملے۔ اور وہ اپنی اصلاح کر لیں اور خدا تعالےٰ کی نافرمانی کرنے اور اس کے احکام سے گریز کرنے کی سزا سے بچ جائیں۔

یہ ایک ایسی سچائی ہے

جس کا ہر زمانہ میں ہمیں ثبوت نظر آتا ہے۔ مگر پھر یہ دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ کہ کس طرح انسان خدا تعالےٰ کے اس انعام کو ٹھکرا دیتا اور اس کے احکام کی نافرمانی کرنے لگ جاتا ہے۔ ایک انسان جو اپنے اندر کوئی طاقت نہیں رکھتا۔ اور ہمت کمزور ہوتا ہے۔ وہ بھی جب کوئی حکم دیتا ہے۔ اور دوسرا شخص اسے نہیں مانتا تو وہ غصے میں آجاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے آدم کو بھیجا تو ابلیس جیسے لوگ اس کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ نوح کو بھیجا تو تمام قوم نے ان کا انکار کیا۔ یہاں تک کہ حضرت نوحؑ خود کہتے ہیں۔ کہ میں نے ان لوگوں کو علیحدگی میں بھی سمجھایا اور مجلس میں بھی سمجھایا۔ رات کو بھی سمجھایا اور دن کو بھی سمجھایا۔ مگر انہوں نے خدا تعالےٰ کے کلام کو قبول کرنے سے ہمیشہ اعراض کیا۔ اور کبھی بھی اس کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہوئے۔ پھر

حضرت ابراہیم علیہ السلام

آئے تو ان کا انکار کیا گیا۔ لوطؑ آئے۔ تو ان کا انکار کیا گیا۔ اسحاقؑ آئے تو ان کا انکار کیا گیا۔ یعقوبؑ اور یوسفؑ آئے۔ تو ان کا انکار کیا گیا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے۔ تو ان کا انکار کیا گیا۔ ایلیا آئے تو ان کا انکار کیا گیا۔ حزقیل آئے تو ان کا انکار کیا گیا۔ یرمیاہ آئے تو ان کا انکار کیا گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آئے تو ان کا انکار کیا گیا۔ پھر آخر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو ان کا بھی انکار کیا گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنی طاقت اور قوت کے باوجود اور بنی نوع انسان کی انتہا درجہ کی ناشکریوں اور اعراض کے باوجود انسانوں سے اپنا کلام نہ روکا بلکہ برابر ان کو یہ انعام دیتا چلا گیا۔ چنانچہ اس اُمت میں بھی ہزاروں بزرگ ایسے گذرے ہیں۔ جن سے اللہ تعالےٰ ہمکلام ہوتا رہا۔ اور جن کو اپنی مرضی بتاتا رہا۔ اور اب آخری زمانہ میں اس نے پھر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو بھیجا۔ جن سے وہ ہمکلام ہوا۔ اور آپ کے بعد آپ کی جماعت میں بھی ایسے بہت سے لوگ پائے جاتے ہیں کہ خواہ انہیں رؤیا و کشوف ہوں یا ان پر اللہ تعالےٰ کا الہام نازل ہو۔ بہر حال انہیں اس انعام سے حصہ ملا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی اس رحمت کو جانتے ہیں۔ کہ وہ کس طرح اپنے بندوں پر فضل کرتا اور مشکلات میں ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ یہ اس کے

فضل اور رحم کی علامت ہے

ورنہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ انسان کو ذرا سی بھی طاقت حاصل ہو۔ تو دوسرے کی معمولی نافرمانی پر بھی وہ اتنا بگڑ جاتا ہے کہ اس کا تہس نہس کر کے رکھ دیتا ہے۔

(الفضل ۲۳ ۵/۵۸)

جماعت ہائے احمدیہ اڑلیسہ کی چھٹی کانفرنس پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا

(پیغام)

مرسلہ جناب فضل الرحمان صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ

احباب کرام! جو صوبہ اڑلیسہ کی احمدیہ کانفرنس میں شریک ہو رہے ہیں انہیں السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی مسنون دعا کے بعد میں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ سلسلہ کے دونوں مرکزوں سے بہت دور ہیں۔ یعنی قادیان سے بھی دور اور ربوہ سے بھی دور۔ اور ربوہ اور آپ کے درمیان تو ملکی تقسیم کی وجہ سے ایک مزید دیوار حائل ہے اور آپ لوگ خلافت کے فیوض سے اتنے متمتع نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ مرکز خلافت کے قریب رہنے والے احباب ہو سکتے ہیں۔ پس آپ پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جسمانی دوری کے اس فرق کو روحانی اور تبلیغی اور تربیتی اور تنظیمی جدوجہد سے دور کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ احمدیت کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں پھر غالب کرنا چاہتا ہے۔ اور ایک نئے آسمان اور نئے زمین کی بنیاد ڈال رہا ہے۔ یہ ایک بڑی وسیع اور عالیشان اور دائمی جاہ و حشمت والی عمارت ہے جس میں ہم سب لوگوں کو مزدوروں کے طور پر کام کرنا ہے پس اپنی کمر ہمت کو کس لو اور اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کر کے اس مقصد کو کامیاب بنانے میں لگ جاؤ۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مرکز تھا۔ اسلام ساری قوموں اور سارے ملکوں کے لئے امن اور محبت کے طریق پر ہدایت اور ترقی کا پیغام لے کر آیا ہے پس اس پیغام کو نہ صرف اپنے سینوں میں جگہ دو بلکہ اپنے عزیزوں اور اپنے دوستوں اور اپنے ہمسایوں اور جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہو اسے وسیع کرتے چلے جاؤ۔

ہم ساری قوموں کے بزرگوں کی عزت کرتے ہیں اور حضرت کرشن علیہ السلام کو تو خصوصیت کے ساتھ خدا کا ایک برگزیدہ اوتار یقین کرتے ہیں۔ لیکن ہمارا ایمان ہے کہ طبعی ارتقاء کے طریق پر خدا کا کلام اسلام کے مقدس بانی صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اپنے انتہائی کمال کو پہنچ گیا ہے۔ اور اس کی خدمت کے لئے سلسلہ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مبعوث ہوئے تھے۔

لیکن ہر بھاری انقلاب کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ سب سے پہلے ان لوگوں کے دل میں انقلاب پیدا ہو۔ جو دوسرے لوگوں میں انقلاب پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ پس میرا پہلا پیغام یہ ہے کہ آپ لوگ سب سے پہلے اپنے دلوں کے اندر ایک انقلاب پیدا کریں۔ اور پھر اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کے اندر روحانی انقلاب پیدا کرنے کیلئے والہانہ جدوجہد شروع کر دیں گویا پہلی کوشش تربیت سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری کوشش تبلیغ سے تعلق رکھتی ہے اور ہمیشہ یہی دو کوششیں ملکر نبیوں کے زمانہ میں انقلاب پیدا کیا کرتی ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی اس کانفرنس کو ہر جہت سے مبارک اور شمر ثمرات حسنہ بنائے اور آپ میں ایسا روحانی تغیر پیدا ہو کہ وہ ایک مقناطیس کیطرح دوسرے لوگوں کو بھی صداقت کیطرف کھینچتا چلا جائے اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو آپکو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے اور دین و دنیا میں آپکا حافظ و ناصر ہے۔ آمین۔ فقط والسلام خاکسار (مرزا بشیر احمد) از ربوہ ۱۷ر مئی ۱۹۵۸ء

قسط ۲

صوبہ اڑلیسہ کا تبلیغی دورہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کا اُڑلیسہ میں ورود مسعود

جماعت ہائے احمدیہ کے تبلیغی اور تربیتی جلسے۔ آل اڑلیسہ احمدیہ کانفرنس کا انعقاد

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ رکن وفد)

ہنکال میں قیام

۱۶ رمئی ـ بروز جمعہ بھی صاحبزادہ صاحب اور وفد تبلیغی کا قیام ہنکال میں ہی رہا۔ خطبہ جمعہ صاحبزادہ صاحب نے ارشاد فرمایا۔ جس میں احباب جماعت کو تقویٰ و طہارت کے اختیار کرنے اور تعلق باللہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بعد نماز عشاء لجنہ اماء اللہ کا اجلاس ہوا۔ لجنہ کی طرف سے صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں صاحبزادہ صاحب نے احمدی مستورات کو اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اس اجلاس میں خاکسار شریف احمد صاحب امینی نے بھی تقریر کی۔ اور بتایا کہ احمدی عورتیں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا نمونہ پیش نظر رکھیں۔ اور سلسلہ کی خاطر قربانیاں کریں۔ اور اپنی اولاد میں اسماعیلی روح پیدا کریں۔ اور اُن کی ایسی تربیت کریں کہ وہ جوان ہو کر اسلام اور احمدیت کے سچے خادم ثابت ہوں۔

آل اڑلیسہ احمدیہ کانفرنس کرڈاپلی

۱۷ رمئی کو تبلیغی وفد ہنکال سے روانہ ہو کر کرڈاپلی پہنچا۔ احباب جماعت نے شاندار استقبال کیا اور اراکین وفد کو پھولوں کے ہار پہنائے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہنکال اور کرڈاپلی معدودِ بستیاں سوائے تین چار افراد کے پوری کی پوری احمدی بستیاں ہیں۔ اور ان جماعتوں کے دوستوں نے احمدیت کی خاطر کافی تکالیف برداشت کی ہیں۔ اور ان بستیوں میں احمدیوں کی تعداد کو دیکھ کر جو صداقت احمدیت کا روشن نشان ہے ایمان بڑھتا ہے۔ کہ اس زمانہ کے مامور ربانی حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے جماعتی ترقی کے بارہ میں جو بشارتیں دی تھیں وہ ان دور دراز علاقوں میں کس شان سے پوری ہو رہی ہیں۔

بعد نماز عصر جماعت کرڈاپلی کی طرف سے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا اور نشر و اشاعت کی مد میں -/۱۰۱ (یکصد ایک روپیہ) بھی پیش کیا۔ بعد نماز عشاء لجنہ اماء اللہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ صاحبزادہ صاحب نے ہر دو اجلاس میں جوابی تقریر فرمائی۔ جماعت کے مردوں اور عورتوں کو اُن کے فرائض تبلیغ و تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ اور اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کرنے کی نصیحت کی۔

احمدیہ کانفرنس

آل اڑلیسہ احمدیہ کانفرنس کے لئے دو دن ۱۸، ۱۹ رمئی مقرر تھے۔ اس کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے صوبہ اڑلیسہ کی جملہ جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس ۱۸ رمئی کی صبح ۸ بجے زیر صدارت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد جناب صدر صاحب استقبالیہ کمیٹی نے استقبالیہ ایڈریس پڑھ کر سنایا۔ اور صاحبزادہ صاحب سے اس کانفرنس کا افتتاح کرنے کی درخواست کی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ احمدیت کی ابتدائی حالت اور پھر موجودہ ترقی و وسعت ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پیش فرمایا۔ اور آخر میں دعا فرمائی۔

صاحبزادہ صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد جناب مولوی سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر صوبہ اڑلیسہ نے پراونشل انجمن کی دو سالہ کارگذاری کی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے مختلف پہلوؤں پر تقریباً دو گھنٹہ تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد کانفرنس کا پہلا اجلاس ختم ہوا۔

احمدیہ کانفرنس کے پہلے دن کا دوسرا اجلاس ۲½ بجے بعد دوپہر محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس اجلاس میں حکومت اڑلیسہ کے وزیر ترقیات شری رادھا ناتھ رتھ بھی جماعت احمدیہ کی درخواست پر شریک ہوئے۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار شریف احمد امینی نے اسلام اور امن عالم کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں جماعت احمدیہ کی مخصوص تعلیم کا بھی ذکر کیا۔ جو پیشوایانِ مذاہب عالم کی عزت و احترام ـ باہمی رواداری و اتحاد ـ ہندو مسلم اتحاد ـ اور اطاعتِ حکومت وقت سے تعلق رکھتی ہے۔ خاکسار کے بعد محترم مولوی صمصام علی صاحب نے اڑیہ زبان میں صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر فرمائی۔ ان تقاریر سے شری رادھا ناتھ رتھ بہت متاثر ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے اس تاثر کا اپنی تقریر میں ذکر کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی امن پسندانہ مساعی کو سراہا۔ وزیر موصوف نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ جب صاحبزادہ صاحب کٹک تشریف لائیں تو ایک وقت اُن کو بھی مہمان نوازی کا موقعہ دیں۔ جس کو صاحبزادہ صاحب نے منظور فرما لیا۔ اجلاس کے ختم ہونے کے بعد وزیر موصوف واپس کٹک تشریف لے گئے۔

کانفرنس کا دوسرا دن

احمدیہ کانفرنس کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت خاکسار شریف احمد امینی ۸ بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی خلیل الدین صاحب مولوی فاضل نے ہستی باری تعالیٰ پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر فرمائی۔ مولوی محمد موسیٰ صاحب کے بعد خاکسار نے دونوں تقاریر پر تبصرہ کیا۔ اور جلسہ کی کارروائی ختم ہو گئی۔

اس کانفرنس کا دوسرا اجلاس ۴½ بجے شام زیر صدارت مکرم سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر صوبہ اڑلیسہ شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محسن خان صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ نے اڑیہ زبان میں صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد خاکسار شریف احمد امینی نے "نظام اور اس کی اہمیت" پر تقریر کی۔ آخر میں مولوی سید محمد احمد صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی۔ اور یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اس کانفرنس کا تیسرا اجلاس بعد نماز عشاء زیر صدارت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب شروع ہوا۔ جس میں سب جیکٹ کمیٹی کی طرف سے بعض قرار دادیں (جن کا تعلق جماعت کی تبلیغ و تربیت اور اصلاح سے تھا) اجلاس عام میں پیش کی گئیں۔ جو کثرت آراء سے منظور ہو گئیں۔ ایک قرارداد کے ذریعہ یہ فیصلہ ہوا کہ آئندہ سال کی کانفرنس سونگڑہ میں ہوگی۔ انشاء اللہ۔

۱۰ بجے شب صاحبزادہ صاحب موصوف نے ایک مجلس مشاورت طلب کی۔ جس میں جناب پراونشل امیر اور مقامی عہدیداران جماعت ہائے اڑلیسہ و مبلغین حضرات شریک ہوئے۔ اور تبلیغی و تربیتی مساعی کو تیز کرنے کے لئے مشورہ ہوا۔ اور بعض تجاویز کو عنقریب ہی عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ اجلاس بارہ بجے شب ختم ہوا۔ اور کانفرنس کی دو روزہ کارروائی بھی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ تلوری

مورخہ ۲۰ رمئی کو اراکین وفد کرڈاپلی سے روانہ ہوئے۔ دورانِ قیام کرڈاپلی میں محترم صاحبزادہ صاحب نے بعض مقامی تنازعات کو سلجھایا۔ اور احباب جماعت میں مصالحت کروا دی۔ اور آپ کے فیصلہ جات کو فریقین نے بخوشی قبول کر لیا۔ خدا کرے کہ جماعتی اتحاد مضبوط ہو۔ اور باہمی صلح پائیدار ہو۔

اراکین وفد شام ۷ بجے بذریعہ ریل پوری پہنچے۔ اسٹیشن پر جناب عبید السلام صاحب نے مع احباب جماعت استقبال کیا۔ اور اراکین وفد کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ وفد کے قیام کا انتظام مکرم جناب مصاحب خان صاحب ریلوے روڈ کانکٹر کی کوٹھی پر کیا گیا تھا۔

۲۱ رمئی کو انفارمیشن ہال پوری میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت رائے بہادر لوک ناتھ مصرا بی اے۔ ایل ایل بی نے فرمائی۔ اس جلسہ میں محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے انگریزی میں۔ مولوی صمصام علی صاحب نے اُڑیہ میں اور محترم صاحبزادہ صاحب اور خاکسار نے اُردو زبان میں تقریریں کیں جن میں اسلام اور احمدیت کے فضائل اور خصوصیات کا ذکر کیا گیا۔ صدر جلسہ نے اپنی تقریر میں ان تقاریر کو سراہا۔ اور اچھے اصولوں کو اپنانے کے لئے حاضرین جلسہ کو تحریک کی۔ ۹ بجے شب جلسہ ختم ہوا۔

جلسہ بھنیشور نیو کیپیٹل اڑیسہ

حسب پروگرام اراکین وفد پوری سے روانہ ہو کر ۲۲ رمئی کو بھنیشور پہنچا۔ جناب منظور احمد صاحب صدر جماعت مع احباب استقبال کے لئے موجود تھے۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور اراکین وفد کو جناب وزیر اعلیٰ اڑلیسہ شری ہری کشن مہتاب نے بطور "State Guest" رکھنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس لئے اسٹیشن پر ہی حکومت کی کار اراکین وفد کو لینے کے لئے آئی ہوئی تھی۔ جس میں اراکین وفد State Guest House میں پہنچے۔ اور وہاں ہی قیام و طعام کا انتظام تھا۔

شام کو "انفارمیشن سنٹر" میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ تھا۔ جس کی صدارت محترم وزیر اعلیٰ اُڑلیسہ شری ہری کشن مہتاب نے فرمانی تھی۔ مگر ایک ضروری کام کی وجہ سے انہیں بھنیشور سے باہر جانا پڑا۔ اس لئے انہوں نے اپنی جگہ شری ساتھا پریا مہنتا وزیر مالیات کو ارشاد فرمایا۔ کہ وہ صدارت کریں۔ چنانچہ انہوں نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ اڑھائی تین صد کے قریب حاضری تھی۔ اس جلسہ میں محترم نوجوان صاحب نے انگریزی میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور خاکسار نے اردو میں تقاریر کیں۔ اور اسلام کے فضائل اور جماعت احمدیہ کی خصوصیات کو پیش کیا۔ کہ دنیا میں اب امن صرف اسلام کے اصولوں کو اپنانے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ اسی ضمن میں ہندو مسلم اتحاد کی وہ تجاویز بھی رکھی گئیں۔ جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آج سے پچاس سال قبل اپنے لیکچر "پیغام صلح" میں پیش فرمائی تھیں۔ ان تقاریر کو صدر جلسہ نے سراہا۔ اور اپنی صدارتی تقریر میں ان کی تعریف کی۔ یہ جلسہ ۹½ بجے شب بخیر و خوبی ختم ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کیندرا پاڑا

پروگرام کے مطابق اراکین وفد ۲۲ رمئی بروز جمعہ کیندرا پاڑا بذریعہ کار پہنچا۔ بھنیشور سے کٹاک تک ریل میں آئے۔ اور کٹک سے کیندرا پاڑہ کار میں سفر طے کیا گیا۔

بوجہ علالت طبع صاجزادہ مرزا وسیم احمد صاحب خطبہ جمعہ ارشاد نہ فرما سکے چنانچہ خاکسار نے خطبہ جمعہ دیا۔ کیندرا پاڑہ کے جلسہ میں شریک ہونے کے لئے سونگھڑہ اور چودہ کلاٹ کے احباب بھی پہنچ گئے تھے۔ رات کے ۷ بجے میونسپل ہال کے میدان میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت حکومت اڑلیسہ کے وزیر انڈسٹریز شری دینا بندو ساہو نے فرمائی۔ آپ صدر جماعت جناب قطب الدین صاحب کے ہم جماعت رہے ہیں۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار شریف احمد امینی نے "امن عالم اور اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم نوجوان صاحب نے انگریزی میں "Need of Religion" "ضرورت مذہب" پر تقریر کی۔ اور آخر میں مکرم جناب صاجزادہ صاحب نے احمدیت کے بارہ میں اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا۔ صدر جلسہ نے صدارتی تقریر میں ان تقاریر پر اچھا تبصرہ کیا۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ایسے جلسے اور تقاریر بار بار ہونی چاہئیں۔ تاکہ باہمی امن وصلح اور رواداری کے جذبات پیدا ہوں۔ اس جلسہ میں قریباً چار صد دوست شامل ہوئے۔

جلسہ کے بعد مقامی جماعت نے ٹی پارٹی کا انتظام کیا تھا جس میں معززین شہر شامل ہوئے۔ رات کو اپنی قیامگاہ پر صاجزادہ صاحب نے احباب کی خواہش پر لجنہ اماء اللہ کو خطاب کیا۔ اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

وفد کی کٹک میں واپسی

کیندرا پاڑہ سے اراکین وفد ۲۴ رمئی کی صبح کو روانہ ہو کر ۹ بجے صبح کٹک پہنچ گئے قیام کا انتظام جناب شرافت احمد خاں صاحب صدر جماعت کے مکان پر تھا۔ شام کو سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی "Servants of India Society" کی طرف سے صاجزادہ صاحب کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں ہندو مسلم اور عیسائی معززین شریک ہوئے۔ اور حکومت اڑلیسہ کے وزیر شری رادھا ناتھ رتھ وزیر ترقیات بھی شریک ہوئے۔ محترم شرافت احمد خاں صاحب صدر جماعت نے حاضرین سے اراکین وفد کا تعارف کرایا۔ اور ضرورت اسلام اور احمدیت کی خصوصیات کا ذکر کیا۔ آپ کے بعد وفد کی طرف سے محترم نوجوان صاحب نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے عقائد اور اصولوں کو پیش کیا۔ جناب شام سندر مھر اسسٹنٹ سیکرٹری سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی" نے اراکین وفد اور دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔

جلسہ کٹک

آج ۲۵ رمئی ۶½ بجے شام کو ناری سنگھا سدھن ہال" میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس کی صدارت شری رادھا ناتھ رتھ وزیر ترقیات حکومت اڑلیسہ فرمائیں گے۔

اس جلسہ میں محترم صاجزادہ صاحب نوجوان صاحب۔ مولوی صمصام علی اور خاکسار کی تقاریر ہونگی۔ بعد جلسہ صدر صاحب نے اپنے ہاں اراکین وفد کو دعوتِ طعام دی۔ وہ جماعتی تعلیم سے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ جماعت کے جلسوں کی روئیداد اڑیسہ کے اخبارات میں باقاعدہ شائع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ نیک نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ کے زیرِ انتظام بھارت میں جلسہ ہائے یوم خلافت

جلسہ یوم خلافت لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کا جلسہ یوم خلافت ۲۷ رمئی کو زیر صدارت بیگم صاحبہ حاجی عبد القدوس صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خلافت کی شان میں نظمیں پڑھیں۔ بعد ازاں نو ممبرات لجنہ نے خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات پر علیحدہ علیحدہ مضامین پڑھے۔ حاضرین جلسہ میں بریلی سے آئی ہوئی خواتین اور غیر احمدی خواتین بھی شامل ہوئیں۔ ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں نے بھی حضور کی شان میں نظم پڑھی۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے حضور مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اور آپ کی خلافت کے زمانے کے کارنامے بیان فرمائے۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

(رابعہ محمد فاروق صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور)

جلسہ یوم خلافت لجنہ اماء اللہ مدراس

۲۷ رمئی کو لجنہ اماء اللہ مدراس کی طرف سے جلسہ یوم خلافت بعد نماز عصر پانچ بجے اسلامک سنٹر میں منعقد کیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے تمام ممبرات لجنہ اور ان کے علاوہ غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔ جو ہمارے لئے از حد باعث مسرت ہوا۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے محترمہ النصر بیگم صاحبہ نے شروع کی۔ نظم بیگم صاحبہ مولوی شریف احمد صاحب امینی نے پڑھی۔ بعد ازاں محترمہ اصغری بیگم صاحبہ قریشی۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اور محترمہ عظیم النساء بیگم صاحبہ نے برکات خلافت۔ خلافت کی اہمیت اور جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت پر اپنے اپنے مضامین پڑھے۔ دوران جلسہ میں محترمہ ظہیر النساء صاحبہ اصغری بیگم صاحبہ اور عاجزہ نے خلافت کی اہمیت سے متعلق خلافت کی شان میں نظمیں پڑھیں۔ آخر میں عاجزہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک کی۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

غیر احمدی خواتین نے جلسہ کے بعد خاتم النبیین سے متعلق سوالات کئے جن کا ان کو جواب دیا گیا۔ نیز لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے۔ اور حضور کے عہد خلافت میں احمدیت روز افزوں ترقی کرتی چلی جائے۔ آمین۔

(بیگم محمد رفیق صدر لجنہ اماء اللہ مدراس)

درخواست ہائے دعا

بندہ حج کے لئے خدام الاحمدیہ کی طرف سے جا رہا ہے۔ احباب کرام از راہ مہربانی دعا فرماویں کہ بخیریت جاؤں آؤں اور حج کے مقاصد کامیابی حاصل ہو۔ آپ سب کے لئے انشاء اللہ دعائیں کرنے کا مولا کریم نے موقع دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ میری سب دعائیں قبول فرماوے اور رحم و کرم فرماوے اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔ اگر کسی صاحب نے دعا کے لئے لکھنا ہو تو میرا پتہ یہ ہوگا۔

والسلام تابعدار محمد ابراہیم خلیل معرفت صالح عبد الصمد ساعاتی معلم محلہ الشامیان مکۃ المکرمہ۔ عرب۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور میرے ساتھ بھی ہو آمین

۲ مکرمہ سیٹھ عبد الحی صاحب آف یادگیر ایک عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت اپنے مخلص بزرگ کی کامل شفایابی کیلئے التزام سے دعا فرمائیں۔

ظہور و اظہار خلافت احمدیہ

(از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

(۱)

نبوت کا ضمیمہ ہے خلافت — یہ اک آیت کریمہ ہے خلافت
بصد شان عظیمہ ہے خلافت — خدا اس کے افاضی دادانی
فسبحان الذی اوفیٰ الامانی

یہی اسلام کی روح رواں ہے — یہی تو جُنّۃ سیف و سناں ہے
یہی تو موجبِ امن واماں ہے — یہی ہے وجہ تمکین عیانی
فسبحان الذی اوفیٰ الامانی

یہی ہے باعثِ تنظیم ملت — یہی ہے موجب تکریم ملت
یہی ہے شیوہ تسلیم ملت — اسی نے احمدیت ہے بڑھائی
فسبحان الذی اوفیٰ الامانی

اسی سے شوکتِ ابناء اسلام — اسی سے عزت و اعلائے اسلام
اسی سے ہمتِ اجرار اسلام — بشارت ہے یہ اکمل کی زبانی
فسبحان الذی اوفیٰ الامانی

اسی سے عزتِ ابناء فارس — اسی سے شہرت ابناء فارس
اسی سے رفعتِ ابناء فارس — الٰہی دائماً صاحبقرانی
فسبحان الذی اوفیٰ الامانی

(۲)

کہاں ہے حاسد بد گو کہاں ہے — وہ دیکھے صدق صادق کا عیاں ہے
خلافت کی صداقت بے گماں ہے — خدا نے شان محمودی دکھا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہمارے کام خود حق نے سنوارے — بجھائے آتش شر کے شرارے
فرشتے اپنی نصرت کے اتارے — جو کرتے پھرتے ہیں ہر سو منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہوئے ناکام آخر فتنہ ساماں — بنے پھرتے تھے جو فرعون ہاماں
بڑھی ہے شانِ یوسف پاک داماں — وذالک فضلُ مولی الکل ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اعلان نکاح

عزیزہ رضیہ بیگم بنت دلائی ہدایت علی خاں صاحب ساکن پنکال (اڑیسہ) کا نکاح میرے لڑکے عزیز محمد افتخار الحق سلمہ اللہ تعالےٰ سے بعوض چودہ سو پچاس روپیہ حق مہر مسجد احمدیہ پنکال میں محترم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھا۔ احباب کرام اس رشتہ کے جانبین کے لئے موجب برکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد فرقان علی صدر جماعت احمدیہ پنکال (اڑیسہ)

سچے مہدی کی شناخت

ابو ظفر ایم - اے گورگانی پردہ سے باہر کیوں نہیں نکلتے

(از مکرم راجہ غلام محمد خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ایمرچ کشمیر)

یہ سچ ہے کہ جب انسان ضد اور تعصب میں حد سے بڑھ جاتا ہے تو اس کی عقل ماری جاتی ہے اور وہ اندھوں کی طرح ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتا ہے پر کچھ بھی بن نہیں پڑتا اور آخر ضلالت کے گہرے کنوئیں میں جا پڑتا ہے اور ہمیشہ کے لئے حسرت اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ ابو ظفر صاحب کو ہمیشہ سے روپ بدلنے کی عادت ہے وہ پہلے اہلحدیث تھے اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب کی بیعت کر کے پیغامیت کا جامہ زیب تن کر لیا۔ سالہا سال ان کے سرگرم ممبر رہے۔ آخر وہ جامہ چاک کر کے بہائیت میں جا گھسے۔ لیکن اہل اسلام کے خوف سے ظاہراً تو حنفیوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ اور درپردہ بہائیت کا پرچار کر رہے ہیں۔ کچھ دن ہوئے مولوی عبدالرحیم صاحب کے ساتھ ان کی مذہبی گفتگو ہوئی۔ تو کہنے لگے کہ سچے مہدی کی شناخت یہ ہے کہ وہ نئی شریعت لائے اور سابقہ شریعت کو منسوخ کرے اور کئی ایک احباب کے روبرو اس نے کہا کہ میں ثابت کر دوں گا کہ سچا مہدی نئی شریعت لانے والا ہوگا۔ اگر احمدی سچے ہیں تو وہ ثابت کریں کہ مہدی شریعت محمدیہ کا تابع ہوگا اور اتوار کا دن مقرر کیا کہ میری دوکان پر آکر اس کا فیصلہ کیا جائے۔ ہم نے اس کو پیغام بھیجا کہ کمرہ میں بیٹھ کر یہ فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ سچے ہیں تو باہر میدان میں نکل کر ہم سے فیصلہ کریں۔ لیکن وہ ابھی تک پردہ سے باہر نہیں نکلے ؎

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

بلکہ دوران گفتگو میں اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک نہایت گندہ لفظ استعمال کیا جس کے جواب میں اتنا کہنا ہی کافی ہے لعنت اللہ علی الکاذبین ؎

بدزباں ہوتے ہیں اس جہاں میں روسیاہ
جلد مٹ جاتے ہیں وہ ہو کر ذلیل درشت خوار

اب میں سچے مہدی کے نشانات تحریر کرتا ہوں۔ اس کے بعد علی محمد باب اور بہاءاللہ کے دعوے کی حقیقت بیان کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض (دارقطنی)

کہ ہمارے مہدی کے دو نشانات صداقت ہیں۔ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے یہ نشان نہیں ہوئے۔

اور وہ یہ ہیں کہ ماہ رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن لگے گا اور سورج کو اس کے نصف میں۔

پھر فرماتے ہیں اس زمانہ میں انسان کا نام و نشان نہ ہوگا ایمان کا نام زبان پر ہوگا۔ لیکن دل نور ایمان سے خالی ہونگے

پھر فرماتے ہیں کہ :-

جب میری امت اسلام سے دور ہو جائے گی ایمان اُن کے دلوں سے نکل کر ثریا پر چلا گیا ہوگا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ابنائے فارس سے ایک شخص کو اسلام کی حفاظت کے لئے کھڑا کریگا اور وہ اسلام کو قیامت تک دنیا میں رکھے گا اور اسلام کی سچائی کو دیگر مذاہب پر ظاہر کریگا

احادیث کے علاوہ جب ہم قرآن کریم پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات ہیں جو مہدی کے زمانہ میں ہونے والی علامات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ - وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ - وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ......

یعنی آفتاب اسلام ڈھانکا جائے گا۔ اور علماء دین جو نجوم دین تھے انہیں روشنی دینے میں ناقابل ہوں گے۔ بادشاہ جلاوطن اور تباہ کئے جائیں گے۔ دنیا میں ایک سواری بنے گی۔ اونٹ بیکار کر دئیے جائیں گے۔ آبپاشی کے لئے دریاؤں میں سے نہریں کاٹ دی جائیں گی وغیرہ وغیرہ۔

شیعہ سنی دونوں گروہوں کی مسلمہ کتب میں مہدی کے ظہور کی بڑی علامت یہی لکھی ہے کہ ماہ رمضان کی مقررہ تاریخوں پر جن کا ذکر حدیثوں میں موجود ہے۔ چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔ یہ زبردست نشان ابو ظفر صاحب کے مہدی علی محمد باب اور ان کے معبود بہاءاللہ کی زندگی میں نہیں ہوا۔ بلکہ یہ نشان ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء میں واقع ہوا۔ علی محمد باب ۱۸۵۰ء میں قتل ہوا اور بہاءاللہ بہائیوں کا معبود ۱۸۹۲ء میں حسرت کی موت سے چل بسا۔

قرآن شریف اور احادیث میں جو علامات مسیح و مہدی کے متعلق ہیں وہ تمام کی تمام حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی آمد پر پوری ہو چکی ہیں۔ ان میں سے ایک بھی علامت ایسی نہیں جو پوری نہ ہو گئی ہو۔

حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے کہ آنے والا مہدی مسیح میری اُمت میں سے ہوگا۔ اور میری شریعت کو تازہ کرنے والا ہوگا۔ اور جو میری شریعت کے منسوخ کرنے والا ہوگا وہ کذاب اور دجال ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

بر تر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

نیز فرماتے ہیں:-

اس وقت مذہب اسلام ہی خدا کے ہاں مقبول ہے چنانچہ اسی بارے میں حضور تمام مذاہب کو چیلنج کرتے ہیں کہ میرے مقابلہ پر خارق عادت نشان دکھلاؤ۔ اور اسی طرح اپنے مذہب کی سچائی ظاہر کرو۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"کوئی ہے جو برکات اور نشانوں کو دکھلانے کے لئے میرے مقابل میں کھڑا ہو کر ہمارے اس دعوے کا جواب دے"۔

(آئینہ کمالات اسلام)

آگے حضور یہ نظم تحریر فرماتے ہیں ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام قرآنی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کا تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۶)

"اب تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی"۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۴)

"خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن پاک کو منسوخ قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے"۔

(چشمہ معرفت)

پس حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ آنے والا مہدی مسیح میری اُمت سے ہوگا اور دین اسلام کی پیروی کرے گا اور شریعت کا پابند ہوگا۔ یہ تمام علامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پائی جاتی ہیں۔ نہ کہ باب اور بہاءاللہ میں جنہوں نے قرآن کو منسوخ کیا۔ اور نئی شریعت چلائی۔

حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ دجال کی تحریک خراسان سے شروع ہوگی۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۳) نیز فرمایا ہے۔ اس کے اتباع اصفہان اور ایران کے ہوں گے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۵)

پس ثابت ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق بہاءاللہ اور باب دجال ہیں۔ کیونکہ بہائیوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں جو وعدہ قیامت کا دیا گیا ہے وہ وعدہ پورا ہو چکا ہے۔ ان کے نزدیک قیامت صغریٰ سے مراد علی محمد باب کا زمانہ ہے جس نے ۱۲۶۰ھ میں ماموریت کا دعویٰ کیا۔ اور قرآنی معیار کے مطابق چھ سال کے اندر ۱۲۶۶ھ میں قتل ہو کر اپنی دجالیت کو ثابت کر گیا۔ بابیوں اور بہائیوں کی معتبر کتاب نقطۃ الکاف میں لکھا ہے کہ قیامت سے مراد علی محمد باب کا ظاہر ہونا ہے۔

پھر بہائیوں کی ایک کتاب بحر العرفان صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۱ میں لکھا ہے:-

حلال محمد حلال الى يوم القيامة وحرام محمد حرام الى يوم القيامة۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حرام حلال ختم ہوئے آمد باب و بہاءاللہ تک حرام حلال تھے اب نیا دور ہے۔ پھر اسی کتاب بنا بجار کے صفحہ ۱۱ میں لکھا ہے (ترجمہ از فارسی)

یعنی شیعہ کہتے ہیں کہ جب آل محمد ظاہر ہوگا۔ تو آنحضرت صلعم کی شریعت کا پیرو ہوگا اور اس میں کوئی تبدیل نہیں کریگا تو ہم اہل بہاء کہتے ہیں کہ اگر قائم نے آکر شریعت میں کوئی تبدیلی نہ کی تو اس کا آنا کس لئے اور اس کے آنے سے کیا مطلب ہوا۔ یہ کہ علی محمد باب کے آنے کی غرض ہی یہ ہے کہ وہ شریعت اسلامیہ کو منسوخ کر کے ایک نئی شریعت قائم کرے۔

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۲ میں لکھا ہے کہ منزل کا جو حکم قرآن میں ہے۔ وہ ۱۲۶۰ھ تک ہے۔ اس کے بعد اسلامی نماز کا حکم منسوخ ہوگا۔ اور اس وقت نئی شریعت اور نئے احکام جاری ہوں گے۔

علی محمد باب نہ ہی صدی کے سر پر ظاہر ہوا۔ نہ اُمت محمدیہ کا پیرو رہا۔ بلکہ وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ثابت ہوا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لو تقول علينا بعض الاقاويل الآیہ

تو جب اس وعدہ کے مطابق وہ قتل ہوا۔ تو نتیجہ ظاہر ہے۔ علی محمد نے اسلام کے لئے کوئی کام نہیں کیا بلکہ اسلامی شریعت کو منسوخ کر کے اپنی دجالیت کو ثابت کیا۔ اللہ تعالیٰ نے بہائیت کے باطل عقیدہ کو پاش پاش کرنے کے لئے احمدیت کو قائم کیا ہے۔ انشاء اللہ احمدیت کے مقابل پر بہائیت ناکام رہیگی اور اسلام ہی ساری دنیا کا محبوب مذہب ہوگا۔ اور محمد رسول اللہ صلعم کے جھنڈے

[illegible] انشاء اللہ العزیز

یوم خلافت کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات میں کامیاب جلسے

(۱)

جماعت احمدیہ دہلی

مورخہ ۲۷ ۵۸ء بروز منگل بعد نماز عصر مسجد احمدیہ دریا گنج میں یوم خلافت کے سلسلہ میں ایک جلسہ زیر صدارت سیٹھ علی محمد صاحب حیدر آبادی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو عبدالشکور صاحب نے کی خاکسار نے خلافت کی اہمیت اور اس کے فوائد پر تقریر کی۔ خاکسار نے بعض تاریخی واقعات کی روشنی میں ثابت کیا کہ جماعتی ترقی کے لئے خلافت ایک اہم اور ضروری چیز ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی نے "خلافت جماعت احمدیہ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کی یہ مشہور پیشگوئی تھی کہ آخری زمانے میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں ہمارا یہ ایمان ہے کہ حضور کی یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پوری ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ میں اسی رنگ میں خلافت کا اجرا ضروری ہے جس رنگ میں حضرت رسول کریم صلعم کے بعد خلافت کا اجراء ہوا۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت خلیفہ اولؓ اور حضرت خلیفہ ثانی کی خلافت کے برحق ہونے پر کئی ایک دلائل پیش کرتے ہوئے بہت سے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا الہام ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ واقعات اس امر شاہد ہیں کہ حضور کے ماننے والوں کو منکرین خلافت پر اللہ تعالیٰ نے ہر لحاظ سے غلبہ عطا فرمایا

بالآخر آپ نے فرمایا کہ خلافت کے ساتھ منسلک رہ کر ہی ہم جماعتی ترقی کر سکتے ہیں اور اسی بابرکت نظام کے ذریعہ وہ دن ہمیں نصیب ہو سکتا ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے وعدے فرمائے ہیں۔

آپ کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں احباب کو توجہ دلائی کہ مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں جو ایمان افروز واقعات بیان فرمائے ہیں ان کو اپنے دماغوں میں مرکوز رکھیں۔ اور حضرت اقدس امیرالمومنین کی صحت کاملہ اور لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں کیونکہ آج اسلام کا حقیقی درد رکھنے والا یہی ایک ہی وجود ہے۔

خاکسار بدرالدین عامل سیکرٹری جماعت احمدیہ دہلی

جماعت احمدیہ بنگلور

مورخہ ۲۷ ۵۸ء بروز منگل زیر صدارت جناب بی ایم عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ و پروپرائیٹر ایم موسیٰ رضا صاحب اینڈ سنز دارالتبلیغ میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم محمد اسداللہ صاحب نے کی۔ بی۔ ایم نثار احمد صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سنائی بعد ازاں محمد ظفراللہ صاحب نے بھی قرآن کریم کی بعض سورتوں کی تلاوت کی۔ نظم اور تلاوت کے بعد بی ایم نثار احمد صاحب نے مقام خلافت اور برکات خلافت پر ایک برجستہ تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے جس کے بغیر کوئی نظام بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ آپ نے برکات خلافت کے موضوع کو واضح کرنے کے لئے بعض واقعات پر روشنی ڈالی اور اس کے مقابلہ میں منکرین خلافت کے عبرتناک حشر کی مثالیں پیش کی۔

بی ایم نثار احمد صاحب کے بعد جناب محمد فضل اللہ صاحب بی کام نے انگلش میں مقام خلافت اور خلافت کی ضرورت پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ نبوت کی مثال سورج کی ہے۔ اور خلافت کو چاند سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ کیونکہ خلیفہ اصل میں اُن اصولوں پر نظام کو لے کر چلتا ہے جو کسی نبی نے دنیا کے سامنے پیش کئے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جس طرح نبی کے ہر کام میں خدا تعالیٰ کی رہنمائی ہوتی ہے اسی طرح اگرچہ بظاہر خلیفہ کا انتخاب افراد کرتے ہیں۔ مگر اس میں اللہ تعالیٰ کا مخفی ہاتھ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ خلیفہ بھی خدا ہی مقرر کرتا ہے۔ آپ نے برکات خلافت کی مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ پنجاب کے ۴۷ء کے فسادات اور ۵۳ء میں احمدیوں کے خلاف پاکستان میں طوفان بدتمیزی کے موقع پر جماعت کا معجزانہ رنگ میں محفوظ رہنا نظام خلافت کی ایک بہترین برکت ہے۔ آپ کے بعد محمد شفیع اللہ صاحب نے خلافت اولیٰ کے انتخاب کے وقت منکرین خلافت کی ریشہ دوانیوں پر روشنی ڈالی۔ محمد شفیع اللہ صاحب کے بعد چوہدری مبارک علی صاحب فاضل مبلغ انچارج علاقہ میسور نے پون گھنٹہ مقام خلافت، ضرورت خلافت اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے سلسلہ احمدیہ میں نظام خلافت کے تاقیامت قائم رہنے کے متعلق وعدوں پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب نے خلافت ثانیہ کے موقع پر پیش آمدہ مشکلات کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں نظام خلافت کو قائم رکھا جبکہ بارسوخ اور بر سر اقتدار طبقہ کے لوگ خلافت کے سرے سے ہی منکر تھے۔ آپ کی تقریر کے بعد عبدالحافظ صاحب ابن عبدالرزاق صاحب ہبلی نے کنڑی میں سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر رنگ میں نظام خلافت کے ساتھ منسلک رہنے کی توفیق عطا فرمادے۔

خاکسار ڈاکٹر محمد امام مولوی فاضل
سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت بنگلور

رانچی میں جلسہ یوم خلافت

خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت اور مرکزی اعلان کے مطابق مورخہ ۲۷ مئی ۵۸ء محترم جناب سید محی الدین احمد ایڈووکیٹ وچیف ایڈیٹر اخبار The Sentinel Ranchi کے بنگلہ میں بعد نماز مغرب آپ ہی کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین میں مکرم جناب ڈپٹی مولوی محمد ایوب صاحب اے۔ ڈی۔ ایم۔ اور ایڈووکیٹ صاحب موصوف ہر دو کے اہل و عیال بھی شریک جلسہ ہوئے۔ کارروائی جلسہ شروع ہونے پر خاکسار نے سب سے پہلے "یوم خلافت" منانے کی غرض اور اس کا پس منظر مختصر الفاظ میں بیان کیا۔ دوران تقریر میں خاکسار نے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اُس مبارک عہد کو پیش کر کے احباب کرام کو توجہ دلائی کہ جب آپ ابھی اپنی عمر کے ابتدائی دور میں سے گذر رہے تھے اُس وقت یعنی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہوگئی۔ تو اپنے اور غیروں میں جو ایک بردست ہیجان اور گھبراہٹ پیدا ہوگئی تھی۔ کہ اب نہ معلوم کیا ہوگا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسد مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر ایک عہد کیا کہ خواہ ساری دنیا احمدیت کو چھوڑ دے۔ لیکن اے خدا میں عہد کرتا ہوں کہ تیرے دربار سے لائے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا کے کنارے تک اکیلا پہنچا کر رہوں گا چنانچہ آج پچاس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کو ہوئے اللہ تعالیٰ نے کس طرح حضور کے اس عہد کو اپنے زبردست اور عظیم الشان نشانوں کے ساتھ پورا کر دکھایا۔ اور دکھاتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اور ہماری اولادیں جو احمدیت کے دامن سے وابستہ ہیں ہمیشہ نظام خلافت کو قائم رکھنے کے لئے اور اس کی عزت اور اہمیت کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور خلیفۂ وقت جو بھی حکم دیں کامل عزم اور شرح صدر کے ساتھ اس پر لبیک کہیں اور اطاعت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو رہتی دنیا تک اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

خاکسار کے بعد محترم جناب ڈپٹی مولوی محمد ایوب صاحب اے۔ ڈی۔ ایم و محترم جناب سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ اپنی اپنی تقریروں میں خلافت کی ضرورت اور اس کی اہمیت کو تفصیل سے واضح کیا۔ مکرم ڈپٹی صاحب موصوف نے اپنی دلچسپ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اوائل زمانہ خلافت ثانیہ میں جب آپ قادیان میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے بچشم خود دیکھا کہ سلسلہ کے بعض وہ اکابر بزرگ جو اپنے علمی گھمنڈ سے اپنے آپ کو خلافت کا اہل سمجھتے تھے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے جھوٹے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور اُس پچیس۲۵ سالہ نوجوان کو جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نعش مبارک کے پاس کھڑے ہو کر عہد کیا تھا۔ اور جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی بشارات تھے۔ خود اللہ تعالیٰ نے خلافت کا منصب عطا فرمایا۔ الحمدللہ۔ آج ہم اسی مصلح موعود کے عہد میں سے گذر رہے ہیں۔ اسی خلافت کی برکت سے ہماری ترقی ہو رہی ہے۔ جب تک ہماری جماعت میں خلافت کا سلسلہ قائم رہے گا۔ خدا کے فضل سے قیامت تک کامیابی ہمارے قدموں کو چومتی رہے گی۔ اس کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی اور جلسہ برخواست ہوا۔

عاجز ابو رشید سید صمصام الدین احمد عفا اللہ عنہ خادم سلسلہ احمدیہ رانچی۔

جماعت احمدیہ پنکال اڑیسہ

خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرم جناب مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خلافت کی برکات اور جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ اکناف عالم میں اشاعت اسلام جماعت کے عمدہ نظام توحید کے عالمگیر پرچار وغیرہ امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد عاجز نے اطاعت امام اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کرنے کی طرف احباب جماعت کی توجہ دلائی۔ آخر میں مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعا کروائی۔

خاکسار
محمد فرقان علی صدر جماعت احمدیہ
پنکال۔ اڑیسہ

مخلصین جماعت کی تحریک چندہ نشر و اشاعت میں شمولیت

جو شخص خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت کے لئے قدم اُٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کی نصرت و تائید فرماتا ہے۔ اور اس کے دنیوی کاموں میں برکت دیتا ہے۔ تبلیغ کے جہاد میں حصہ لینے والے مجاہدین پر خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضلوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دونوں جہانوں میں ان کو سرخروئی حاصل ہوتی ہے۔

ذیل میں ان مخلصین مجاہدین کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جنہوں نے نشر و اشاعت کے لئے اپنے وعدے لکھوائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایفاء کی توفیق دے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر خدمات دینیہ کے مواقع میسر فرمائے۔

ابھی اس مد میں رقوم کی بہت ضرورت ہے۔ ہندوستان میں تبلیغ کے ذریعہ کی کما حقہٗ ادائیگی نہیں ہو رہی۔ اللہ تعالیٰ مخلصین کو آسمان سے انشراح بخشے۔ کہ وہ اس راہ میں قربانیاں کر کے اپنے مولیٰ کے خاص انعامات کے وارث ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

جن جماعتوں نے تاحال وعدہ جات نہ بھجوائے ہوں وہ جلد بھجوا دیں۔ اور وعدہ بھجوانے والی جماعتیں جلد ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ جملہ رقوم مد نشر و اشاعت بدفتر محاسب قادیان کے نام بھجوائی جائیں۔ مبلغین بھی اس کار خیر کی تکمیل میں زیادہ سے زیادہ کارروائی کریں۔

اس مد میں چندہ ادا کرنے والے مخلصین کے نام دوسری اشاعت میں شائع کرائے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

فہرست وعدہ کنندگان چندہ نشر و اشاعت

نام	رقم
مکرم علی محی الدین صاحب مدراس	۵ر۰۰
″ محمد رفیق صاحب ″	۲۰ر۰۰
″ مولوی کمال الدین صاحب ″	۲۵ر۰۰
″ شجاعت احمد صاحب ″	۱ر۰۰
″ حافظ صالح محمد صاحب سکندرآباد بذریعہ مدراس	۵ر۰۰
″ مرزا عزیز بیگ صاحب ″	۱۰ر۰۰
″ زین العابدین صاحب مالاباری ″	۱ر۰۰
″ عبدالکریم صاحب ″	۱ر۰۰
″ محمد صاحب ″	۱ر۰۰
″ عبداللطیف صاحب دین اینڈ کمپنی ″	۱۰ر۰۰
″ احمد اللہ صاحب ″	۲ر۰۰
″ محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ″	۴ر۰۰
″ غوث پاشا صاحب	۵ر۰۰
″ رحمت اللہ صاحب عوذی یادگیر	۲۵ر۰۰
″ سید نصیر الدین صاحب وکیل بنگلور سٹی	۲۴ر۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ سید نصیر الدین صاحب ″	۱۲ر۰۰
″ اہلیہ صاحبہ بشیر الدین صاحب ″	۱۲ر۰۰
مکرم میر کلیم اللہ صاحب شیموگہ	۱۵ر۰۰
″ سید مدار صاحب ″	۱۲ر۰۰
″ ایس۔ کے عبدالرزاق صاحب ″	۱۲ر۰۰
″ سید میر عبدالجلیل صاحب ″	۱۲ر۰۰
″ سید عبدالقادر صاحب ″	۵ر۰۰
″ سید خلیل احمد صاحب ″	۵ر۰۰
″ سید منیر احمد صاحب	۵ر۰۰
″ سید دستگیر صاحب ″	۳ر۰۰
″ سید ناصر احمد صاحب۔ سید الیاس احمد صاحب۔ سید عزیز احمد صاحب شموگہ	۳ر۰۰
″ عطاء الرحمٰن صاحب۔ فضل الحق صاحب شفیع الرحمان صاحب۔ شموگہ	۳ر۰۰
″ سید جعفر صادق صاحب ″	۵ر۰۰
″ ایم کریم خان صاحب	۱۲ر۰۰
″ جی۔ ایم۔ رحمت اللہ صاحب	۲ر۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ سید مدار صاحب شموگہ	۵ر۰۰
″ اہلیہ صاحبہ نذیر احمد صاحب ″	۲ر۰۰
مکرم نذیر احمد صاحب بنگلوری ″	۱ر۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ میر عبدالجلیل صاحب ″	۲ر۰۰
مکرم اختر حسین صاحب ″	۵ر۰۰
″ داور خان صاحب کیرنگ	۱ر۰۰
″ عجب لال خان صاحب ″	۲ر۰۰
″ خان بہادر صاحب [illegible] صاحب ″	۵ر۰۰
″ مصلح الدین خان صاحب ″	۱ر۰۰
″ ربنواز خان صاحب ″	۱ر۰۰
″ محمد نصیر الدین صاحب ″	۱ر۰۰
″ تراب خان صاحب ″	۱ر۰۰
″ شریف خان صاحب ″	۱ر۰۰
″ سلیمان خان صاحب ″	۱ر۰۰
″ انیس الرحمان خان صاحب ″	۱ر۰۰
″ عبدالمطلب خان صاحب ″	۱ر۰۰
″ حاجی خان صاحب ″	-ر۵۰
″ بھیکن خان صاحب ″	۱ر۰۰
″ فیض محمد خان صاحب ″	-ر۵۰
″ نور محمد صاحب ″	-ر۵۰
″ عسکری خان صاحب ″	۱ر۰۰
″ یوسف خان صاحب ″	-ر۵۰
″ معین الدین خان صاحب ″	۱ر۰۰
″ احمد نور خان صاحب ″	۱ر۰۰
″ تسلیم خان صاحب ″	-ر۲۵
″ غلام احمد خان صاحب ″	-ر۵۰
″ مکرم علی خان صاحب ″	۱ر۰۰
″ شیخ شاہ جہاں صاحب ″	۱ر۰۰
″ یوسف خان صاحب ولد چھیکو خان صاحب	۱ر۰۰
″ رحمن خان صاحب ″	-ر۵۰
″ شیخ عبدالمنان خان صاحب ″	-ر۲۵
″ زین العابدین صاحب ″	-ر۲۵
″ اشرف علی خان صاحب ″	۱ر۰۰
مکرم بشیر خان صاحب کیرنگ	۲ر۰۰
″ ثناء اللہ خان صاحب ″	۱ر۰۰
″ شہاب الدین خان صاحب ″	-ر۵۰
″ شیخ طاہر الدین صاحب ″	۲ر۰۰
″ محسن خان صاحب ″	۲ر۰۰
″ یٰسین خان صاحب ″	۱ر۰۰
″ اصغر علی صاحب ″	۱ر۰۰
″ سراج محمد صاحب ″	۱ر۰۰
″ میر صاحب علی صاحب ″	-ر۵۰
″ سلیمان خان صاحب ″	-ر۵۰
″ شیخ رمضان صاحب ″	-ر۲۵
″ شیخ بشیر صاحب ″	-ر۲۵
″ محمد اسرائیل صاحب ″	-ر۵۰
″ آفتاب الدین خان صاحب	۲ر۰۰
″ محمد شریف خان صاحب	۲ر۰۰
″ ڈاکٹر محمد سعید صاحب سجے پور	۲۵ر۰۰
″ سید محمد سلیمان صاحب۔ جمشید پور	۱۰ر۰۰
″ عبدالمجید صاحب ″	۱۰ر۰۰
″ محمد احمد صاحب ″	۱۰ر۰۰
″ حمید الدین صاحب ″	۳ر۰۰

(باقی صفحہ پر)

منقولات

دودھ کی نہریں

اخبارات میں اس قسم کی خبریں برابر آتی رہی ہیں کہ آوارہ مویشیوں نے کھیتوں کا ستیاناس کر رکھا ہے جس ملک میں گائے کی پوجا ہوتی ہو اس میں تو ایسی کوئی شکایت پیدا نہ ہونی چاہیئے۔ مذہب اور جذبات پر کھیتی تو کیا جان و مال بھی قربان ہے۔ کھیتی میں ایک دانہ پیدا نہ ہو۔ کوئی پرواہ نہیں مگر آوارہ مویشیوں کے بارے میں حرف شکایت کبھی زبان پر نہیں آنا چاہیئے۔ چنانچہ پٹیالہ کی خبر ہے کہ ترقیاتی کمیٹی نے آوارہ مویشیوں کو کھیتی باڑی کے حق میں بہت ہی خطرناک قرار دیا ہے اور پوچھا ہے۔ کہ کسانوں کو اس آفت سے کیونکر نجات ملے؟ ہمارا جواب بالکل صاف ہے کہ کسی ایک مویشی کو ذبح نہ ہونے دو۔ اور اس کے نتائج سے بے فکر ہو کر بیٹھ جاؤ۔

ہم جب کبھی مویشیوں کے بارے میں اپنے خیالات ظاہر کرتے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہم کسی اعتبار سے بھی قانون انسداد ذبیحہ گاؤ کو کمزور کرنا چاہتے ہیں ہم شروع میں بتائے دیتے ہیں۔ کہ انسداد ذبیحہ گاؤ کے قانون میں کبھی لچک پیدا نہ ہونی چاہیئے۔ حکومت بھی اس پر سختی کے ساتھ عمل کرے اور عوام بھی دل سے اس کا احترام کریں۔ لیکن ہمیں ان اعداد و شمار کو دیکھ کر بڑی حیرت ہوتی ہے۔ جن میں بتایا جاتا ہے۔ کہ گو دودھ دینے والے تمام مویشیوں کا ذبیحہ تو بند کر دیا گیا اور ناکارہ گایوں کی حفاظت کی ذمہ داری بھی حکومت نے اپنے سر لے لی۔ مگر دودھ کی پیداوار روز بروز گھٹتی جا رہی ہے۔ جو لوگ اس قسم کے اعداد و شمار پیش کرتے ہیں آخر ان کا مقصد کیا ہے؟ آیا وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جب سے ذبیحہ گاؤ پر پابندی لگی ہے دودھ کے تالاب خشک ہوتے جا رہے ہیں۔ اگر ان تالابوں کو لبریز کرنا ہے تو یہ پابندی ختم ہو اور ناکارہ مویشیوں کو ٹھکانے لگایا جائے۔ اگر مطلب کچھ اور ہے تو اس کی وضاحت کبھی نہیں کی گئی۔ اعداد و شمار پیش کرنے والوں کو کسی جگہ بند کر کے دریافت کیا جائے کہ وہ مویشیوں کو شمار کرنے اور ان کے دودھ کا حساب لگانے کی زحمت کیوں اُٹھاتے ہیں؟

پہلے کہا جاتا تھا کہ اگر مویشیوں کے ذبیحہ پر پابندی لگ جائے تو ہندوستان میں دودھ کی نہریں بہنے لگیں۔ جب یہ مراد پوری ہوئی۔ اور نتیجہ اُلٹا نکلا تو ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ذبیحہ پر پابندی لگنے سے دودھ کی پیداوار برابر گھٹ رہی ہے۔ کیونکہ کارآمد مویشیوں کا چارہ وہ مویشی کھا جاتے ہیں۔ جو ناکارہ ہیں۔ بتائیے یہ چکر ختم ہو تو کیونکر ہو؟ دودھ کی نہریں بہانے والے سرخرو ہونے کی بجائے رُوسیاہ بن گئے۔ کیونکہ وہ دودھ کی نہریں تو کیا بہاتے ان تالابوں کو بھی نہ بچا سکے جن کے گڑھوں میں دودھ کی تھوڑی بہت مقدار آ جایا کرتی تھی۔ اور ہم یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ اس وقت جو مصنوعی اور غیر صحت بخش دودھ اقل قلیل مقدار میں بچوں اور بیماروں کو مل رہا ہے وہ بھی چند سالوں میں نظروں سے غائب ہو جائے گا۔ صرف گائے رہ جائے گی کہ ملک کی اکثریت عقیدت کے ساتھ اس کی پوجا کرتی رہے اور اس کے گوبر اور پیشاب کو سائنٹیفک تحقیقات کا نچوڑ بتائے۔

اگر ہمیں دفتر گئو سنبیانہ ودہ ستی کی طرف سے دودھ کے اعداد و شمار موصول نہ ہوتے تو ہم اس بے کار موضوع پر اپنا وقت کبھی ضائع نہ کرتے۔ اس خبر نامہ میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۶ء تک یعنی پورے چھ سالوں میں ہر سال پانچ کروڑ من دودھ کی کمی ہوتی رہی ہے۔ اور نقصانات کا اندازہ چھ ارب روپے! مگر دودھ پر یہ خدا کی مار کیوں پڑی؟ خدا کبھی اکثریت کو اس پر غور کرنے کی توفیق نہ دے۔ مگر یہی خبر نامہ میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۵۱ء میں دودھ کی سالانہ پیداوار فی گائے ۴۱۳ اور فی بھینس ۱۰۱۱ پونڈ تھی۔ مگر ۱۹۵۶ء میں اس مقدار کی اوسط سالانہ فی گائے ۳۶۱ اور فی بھینس ۹۷۰ پونڈ رہ گئی! ایک طرف حکومت نے چراگاہوں کا نام و نشان تک مٹا دیا اور وہاں زراعت ہونے لگی دوسری طرف ناکارہ آوارہ اور غیر اقتصادی مویشیوں نے کارآمد مویشیوں کا چارہ کھانا شروع کر دیا! اب ہم اس پر کیا تبصرہ کریں؟ دماغ پھٹنے کو ہے۔ اسلئے قلم کو روک لینے کے سوا چارہ نہیں۔"

(الجمعیۃ دہلی ۲۶/۵/۵۸)

"فرقہ احمدیہ (قادیانی) کی طرف سے جواب"

اخبار بدر کی گذشتہ چند اشاعتوں میں قسط وار صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری کے ایک مضمون پر تبصرہ ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے اس مفصل تبصرہ کا خلاصہ "چند سوالات" کے رنگ میں اخبار صدق جدید کو بغرضِ اشاعت بھیجا۔ جسے معاصر نے کسی قدر حذف و اختصار سے ۹ رمئی کی اشاعت میں صرف یہ نہ صرف درج کر دیا۔ بلکہ صوفی صاحب اور اُن کے ہم مشربوں کو بذریعہ اخبار صدق جواب دینے کی دعوت بھی دی۔

ذیل میں صدق جدید میں شائع شدہ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب کے یہ سوالات مع اخبار مذکور کے نوٹ بجنسہٖ درج کئے جاتے ہیں۔

جہاں تک صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری کا اخبار صدق سے مذکورہ سوالات سے آگاہی پانے کا تعلق ہے۔ ہماری اطلاع یہ ہے کہ صوفی صاحب موصوف اخبار صدق ہی سے ان کا بخوبی مطالعہ کر چکے ہیں۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ صدق جدید کی دعوت پر موصوف ان سوالات کا کب اور کیا جواب دیتے ہیں!! ——— (ایڈیٹر)

"صدق جدید مورخہ ۴ راپریل ۱۹۵۸ء میں صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری کا ایک مضمون "جماعت احمدی اور جماعت اسلامی" مطالعہ میں آیا۔

۱۔ براہ کرم اس امر پر روشنی ڈالیں۔ کہ اس مضمون میں جس طرح صوفی صاحب نے "جماعت احمدیہ" کے خلاف دفعات قائم کی ہیں۔ اس میں اور "پھبتی اُڑانے اور آوازے کسنے" میں کیا فرق ہے؟

۲۔ کیا صوفی صاحب کے مشرب میں جائز ہے کہ کسی کو سند و ثبوت کے بغیر انگریزوں کا جاسوس وغیرہ کہہ ڈالیں؟ میں اس جگہ آپ کو آپ ہی کی ایک روایت کی طرف متوجہ کرتا ہوں جو صدق جدید میں شائع ہوئی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے سامنے کسی نے احمدیوں کے متعلق کہا کہ یہ تو توحید کو بھی نہیں مانتے تو مولانا صاحب نے اس کو ٹوکا اور کہا کہ بے ثبوت کسی پر الزام نہیں لگانا چاہیئے پھر خود آپ نے ایک مرتبہ صدق جدید میں لکھا کہ انگریزوں کی دشمنی تقویٰ و راستبازی کا کوئی معیار نہیں۔ آپ کے اس مسلک کے ہوتے ہوئے تعجب ہے۔ کہ صوفی کشمیری نے جماعت احمدیہ پر بے دلیل و ثبوت (الزام) لگائے اور آپ خاموشی سے سنتے گئے بلکہ دوسروں کو بھی سناتے گئے۔

صوفی صاحب نے ایک تعمیری کام کرنے والی جماعت کے خلاف اتہامات تو لگا دیے مگر کیا وہ اس کے مقابلہ میں اس جیسا کوئی تعمیری کام بھی کر رہے ہیں۔ یا صرف لعن طعن کے لئے ہی جی رہے ہیں؟

۳۔ کیا صوفی صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر اقبال نے احمدیوں کو تو انگریزوں کا جاسوس قرار دیا۔ مگر انہوں نے انگریزوں کے خلاف کوئی عملی تحریک چلائی۔ یا عملاً زندگی بھر انگریزوں کی وفاداری کا دم بھرتے رہے۔ حتیٰ کہ آخیر میں ان کو انگریزوں نے اپنا ایجنٹ بنا کر افریقہ بھیجنا چاہا۔

۴۔ صوفی صاحب احمدیوں کی جاسوسی کا کوئی معین واقعہ بیان کر سکتے ہیں؟

۵۔ صوفی صاحب نے جماعت احمدیہ کو باطنیوں اور بہائیوں سے متاثر قرار دیا ہے۔ مگر باطنیوں میں خوجے تو ارکانِ اسلام کے پابند نہیں۔ اور بوہروں کے لیڈر بھی امام غائب کی طرف سے داعی مطلق ہونے اور اپنے پاس کچھ کتب سریہ کے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور فرقہ بہائیہ بہاء اللہ کی الوہیت اور اسلام قرآن اور نبوت محمدیہ کی تنسیخ کا قائل ہے۔ پھر جماعت احمدیہ ان جماعتوں سے کیسے متاثر ہو گئی؟ محترم صوفی صاحب جماعت احمدیہ کے عقائد و اعمال سے واقف بھی ہیں یا یونہی اندھیرے میں تیر چلا رہے ہیں؟

۶۔ صوفی صاحب جماعت احمدیہ کے علم کلام کو اعتبارات و تاویلات کا جنگل قرار دیتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا علم کلام تو خدا کو حی و قیوم سمیع علیم اور مجیب مانتا ہے۔ قرآن اسلام اور نبوت محمدیہ کے ناقابل نسخ ہونے کا قائل ہے۔ کسی انسان کے جسد خاکی کے ساتھ آسمان پر جانے اور آنے کا قائل نہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی گر۔ اور اسلام کو فیوض النبیہ کا مرکز مانتا ہے۔ اگر یہ اعتبارات و تاویلات کا جنگل ہے تو ذرا صوفی صاحب اپنا سیدھا سادا اسلامی علم کلام تو پیش کریں؟

۷۔ ذرا صوفی صاحب یہ بھی بتائیں کہ احمدی انگریزوں کے بلا تنخواہ جاسوس ہوتے ہیں تو پھر یہ انگریزوں کو دجال اور یاجوج و ماجوج کیوں کہتے ہیں؟ کیا یہ بھی ایسے نام ہیں جن سے محبت کی جائے۔ یا یہ مبغوض اور مقہوروں کے نام ہیں؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب انگریزوں کے بلا تنخواہ جاسوس تھے تو یہ کیا سند دیا کہ ۳

۳ سلطنت برطانیہ تا ہشت سالی
بعد ازاں ضعف و فساد و اختلال
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

والسلام سمیع اللہ۔ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

صدق۔ صدق کوئی مناظرانہ پرچہ نہیں۔ اور اس قسم کے پرچے ہر فریق کے پاس متعدد موجود ہیں۔ اسی لئے اس مراسلہ کے لئے بھی حذف و اختصار کے بعد ہی جگہ مشکل ہی سے نکالی جا سکی ہے۔ اب اگر صوفی صاحب (اور چونکہ اُن کی نظر سے اس پرچہ کا گزرنا بالکل غیر یقینی ہے اس لئے) یا اُن کے کوئی ہم مشرب اس کا **مختصر** سا جواب لکھ کر بھیج دیں۔ تو بس اسی پر اس بحث کا خاتمہ ان صفحات میں ہو سکتا ہے!!

(صدق جدید لکھنؤ ۹ / ۵ / ۵۸)

جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی قادیان میں تشریف آوری پر لجنہ اماء اللہ قادیان کا جلسہ

۲۴ رمئی کو لجنہ اماء اللہ قادیان کا جلسہ کیا گیا جس میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام تعمیر مساجد سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور لٹریچر لجنہ اماء اللہ کا قیام اور وہاں کی مستورات کی قربانیوں کے دلچسپ حالات سنائے۔ آپکی تقریر ایک گھنٹہ سے زائد جاری رہی۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ میرے لئے انتہائی خوشی کا موجب ہے کہ ایک لمبے عرصے کے بعد مجھے اس مقدس گھر میں کھڑے ہونے کا موقع ملا۔ خدا تعالےٰ ان گھروں کو پھر پہلے کی طرح آباد کرے۔ اور قادیان کی مقدس بستی پھر پہلے کی طرح تبلیغی مرکز بن جائے۔ آمین

دوسرے مجھے اس بات کی خوشی ہوئی کہ لجنہ کی ممبرات کو جو وقت دیا گیا تھا۔ تمام کی تمام ممبرات حاضر ہو چکی ہیں۔ یہی زندہ قوموں کی علامت ہوتی ہے۔ امید ہے کہ یہاں کی لجنہ کی ممبرات آئندہ بھی وقت کی پابندی کی قدر کو سمجھتی رہیں گی۔ اللہ تعالےٰ ان کو زیادہ سے زیادہ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

سب سے پہلے نیروبی کی لجنہ کے حالات سناتے ہوئے آپ نے بتایا کہ نیروبی کی لجنہ بڑی منظم ہو چکی ہے۔ ہر ہفتہ درس اور پندرھویں دن اجلاس ہوتا ہے۔ سال کے بعد بہت شاندار نمائش لگتی ہے۔ جس کا منافع مرکز میں بھیجا جاتا ہے وہاں کی لجنہ کا خاص کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے وہاں جو اخبار جاری ہوا ہے۔ اس میں بہت مدد دی ہے۔

مسجد کے لئے زیور اور نقدی کی صورت میں چندہ دیا۔ اور وہاں کی ایک بیوہ عورت نے ۱۰ ہزار شلنگ مسجد کے لئے دیئے۔ اور مشرقی افریقہ کے ایک شہر ٹبورا کی احمدی عورتوں نے مسجد کی تعمیر میں مردوں کے ساتھ ساتھ سروں پر پتھر لا لا کر مسجد کی تعمیر کے لئے جمع کئے۔ اور غیر معمولی حالات میں اور مقامی لوگوں کی طرف سے ہر قسم کا بائیکاٹ کر دینے کے باوجود وہاں ایک شاندار مسجد بنا رہو چکی ہے۔

اسکے بعد آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ میں مشرقی افریقہ میں جو عظیم الشان کارنامہ ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ سواحیلی زبان میں شائع ہو چکا ہے۔ اسکے علاوہ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ وہاں کے افریقی باشندوں میں تبلیغ کی جاتی ہے اور ایک کثیر تعداد میں افریقہ کی عورتیں بھی احمدیت میں داخل ہو چکی ہیں۔ سواحیلی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کے شائع کرنیکے سلسلہ میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور جن ناموافق حالات میں خدا تعالےٰ نے اس کی اشاعت کے سامان پیدا کئے۔ وہ آپنے بہنوں کے سامنے تفصیل کے ساتھ بیان کئے۔ آخر میں آپنے بتایا کہ یہ سب ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت کا نتیجہ ہے کہ جس طرح مردوں کے دلوں میں خدمت دین کا جذبہ پیدا کیا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ جماعت کی مستورات میں خدمتِ دین اور ہر قسم کی قربانیوں کا جذبہ پیدا کر دیا ہے۔

آپنے مستورات لجنہ اماء اللہ مشرقی افریقہ کی طرف سے السلام علیکم پہنچایا اور فرمایا کہ آپ خصوصیت سے انکے لئے دعا

بقیہ فہرست وعدہ جات چندہ نشر و اشاعت

نام	مقام	رقم
مکرم سید عبد الحق صاحب	جمشید پور	۲/۰۰
" عبد القدیر صاحب	"	۲/۰۰
" منصور احمد صاحب	"	۱/۰۰
" عبد الشکور صاحب	"	-/۵۰
" عبد الرحمان صاحب	"	-/۲۵
" سائیں دتہ صاحب	"	۱/۰۰
" عبد القیوم صاحب	"	-/۵۰
" ناصر احمد صاحب	"	۱/۰۰
" سید صمصام الدین صاحب	"	۲/۰۰
" محی الدین صاحب	"	۱/۰۰
" چوہدری عبد القدیر صاحب واقف زندگی	قادیان	۱۰/۰۰
" مولوی برکات احمد صاحب راجیکی	"	۳/۰۰
" مولوی عبد الرحیم صاحب	چک ایمرچھ	۱/۰۰
" راجہ غلام محمد صاحب	"	۱/۰۰
" منیر احمد صاحب	"	۱/۰۰
" بشیر احمد صاحب پٹواری	"	۱/۰۰
" منشی رحمت خان صاحب	"	-/۵۰
" غلام رسول صاحب	"	۱/۰۰
" سید باغ علی شاہ صاحب	"	۱/۰۰
" فقیر محمد صاحب شیخ	"	-/۲۵
" حضرت صاحب منڈا سنگھر ہیلی		۵/۰۰
" مولوی الہ دین صاحب	قادیان	۳/۰۰
" حاجی چوہدری بشیر احمد صاحب	بھوپورہ	۱۰/۰۰

تبدیلی تاریخ امتحان رسائل "خلافت"

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے رسائل خلافت "خلافت حقہ اسلامیہ و نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" کے امتحان کی تاریخ ۲۵ مئی مقرر کی گئی تھی۔ مگر امتحان میں شامل ہونے والے احباب کی جو فہرستیں اس وقت تک دفتر ہذا میں موصول ہوئی ہیں وہ غیر تسلی بخش ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ احباب جماعت نے اس امتحان کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ ہر دو رسائل کی افادی حیثیت کے پیش نظر اسبات کی ضرورت ہے کہ جماعت کا ہر فرد ان کے مضامین سے بخوبی واقف و آگاہ ہو۔ اسلئے احباب کی مزید سہولت کے لئے اس امتحان کی تاریخ میں تبدیلی کی جاتی ہے۔ اب ۲۵ مئی کے بجائے ۲۷ جولائی کو امتحان منعقد ہوگا۔ تا دوست پوری طرح تیاری کر کے امتحان دے سکیں۔

اس امتحان میں اوّل رہنے والے دوست کو دس روپیہ دوم رہنے والے کو پانچ روپے اور سوم آنے والے دوست کو تین روپے کے انعامات بصورت کتب بنیجر صاحب بکڈپو قادیان کی طرف سے دیا جائے گا۔ صدر صاحبان اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کی تحریک کریں اور یہ فہرستیں مکمل کر کے جلد دفتر میں بھجوائیں تا اس کے مطابق پرچے تیار کروا ئے جا سکیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر اڑیسہ دل و دماغ کی سخت کمزوری و نسیان کے غلبہ اور زیادہ دیر تک دماغی محنت نہ کر سکنے کے باعث ایک سال کی رخصت پر ہیں۔ اور امارت کا کام مکرم مولوی سید فضل الرحمن صاحب بی۔ اے نائب پراونشل امیر اڑیسہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ لہٰذا جماعت ہائے اڑیسہ آئندہ پراونشل امیر کے نام کی تمام چٹھیاں نائب پراونشل امیر صاحب موصوف کے پتہ پر روانہ کیا کریں۔ سہولت کے لئے پتہ درج ذیل ہے:۔

نفس منزل۔ خوردہ ضلع پوری (اڑیسہ)

آخر میں احباب یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پراونشل امیر صاحب کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمادے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ انجام دے سکیں۔ آمین۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

یوم خلافت کی رپورٹیں

امید ہے کہ جماعتوں نے ۲۷ مئی ۱۹۵۸ء کو حسب دستور و ہدایت جلسے منعقد کئے ہوں گے ابھی تک اکثر جماعتوں کی طرف سے اس کی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ مہربانی فرماکر جماعتیں جلد رپورٹیں ارسال کریں۔ جن جماعتوں میں مبلغین ہیں وہ بھی اس طرف توجہ کریں اور جلد رپورٹیں بھجوا دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

چندہ نشر و اشاعت بھجوانے والے احباب نوٹ فرماویں

جو احباب یا جماعتیں چندہ نشر و اشاعت بھجواتی ہیں وہ مہربانی فرماکر نظارت ہذا کو چندہ بھجواتے وقت تفصیل ساتھ ہی ارسال فرمایا کریں تاکہ بعد میں تفصیل منگوانے پر خرچ نہ ہو۔ اور دیر بھی نہ لگے اللہ تعالیٰ سب کو اس کار خیر کی سرانجام دہی کی توفیق عطا فرمادے۔

(قائمقام) ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

ایک مدرس کی فوری ضرورت

مدرسہ احمدیہ قادیان کیلئے ایک عربی دان معلم کی ضرورت ہے خصوصیت سے علم منطق، فلسفہ اور عربی ادب کی تعلیمی مہارت رکھنے والے معلم کو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ بالمقطع ایک سو روپیہ ماہوار دیجائیگی۔ رہائشی مکان مفت دیا جائے گا۔ جماعت احمدیہ نیز غیر از جماعت مبلغوں کی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اور مبلغ کی تصدیق کے ساتھ آنی ضروری ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

انتقال پُر ملال

مولوی غلام نبی صاحب مبلغ سلسلہ حال وارد دانگا ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال زچگی کے موقعہ پر مورخہ ۲۷/۵/۵۸ کو ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے تین کمسن بچے ہیں۔ جملہ احباب مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر کی توفیق ملنے کے لئے دعا فرماویں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

لازمی چندہ جات کی فرضیت

اور اس سے غفلت کرنے والوں کے لئے انذار

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں۔ اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے۔ اور ان میں باقاعدگی کے لئے حضورؑ تاکید کرتے ہوئے یہاں تک فرماتے ہیں کہ:۔

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں۔ اس میں ہرگز نہ رہ سکے گا۔"

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق حضورؑ کا اس قدر سخت انذار ہے کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا کئی سال سے چندہ کا تارک ہو۔ ایسا شخص اپنے تاریک انجام کے متعلق خود غور کر سکتا ہے۔

ظاہری طور پر اگر کوئی جماعت سے خارج نہ بھی ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کے حضور اس کوتاہی کی پاداش میں اگر کسی کا نام سلسلہ بیعت سے کٹ جائے۔ تو یہ امر اس کے لئے ارشاد خداوندی خسر الدنیا والآخرۃ کے مطابق سخت نقصان اور خسران کا موجب ہے۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں جماعت کو تقویٰ اللہ اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔"

پس حضورؑ کے اس ارشاد سے بھی ظاہر ہے کہ جو لوگ مال کی محبت کی وجہ سے مالی قربانی میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے وعدہ بیعت کو بھلا دیتے ہیں۔ ان کو وہ مال و دولت جس کی خاطر اس عہد کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ نجات یا مخلصی نہ دلا سکے گا۔ بلکہ یہی مال اس کے لئے عذاب کا ذریعہ بن جائے گا۔

میں مانتا ہوں کہ اس وقت جماعت کے سامنے مستقل چندوں کے علاوہ دیگر طوعی چندے مثلاً تحریک جدید۔ تعمیر مساجد وغیرہ بھی ہیں۔ گو یہ طوعی چندے خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے جاذب بن سکتے ہیں۔ لیکن کسی کو اس غلط فہمی میں ترنہ پڑنا چاہیئے۔ کہ طوعی چندوں کے ادا کر دینے سے لازمی چندوں اور مستقل چندوں سے سبکدوشی حاصل ہو سکتی ہے یا یہ چندے لازمی چندوں کے بدل قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ لازمی چندوں کو وہی فرضیت حاصل ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہے۔ پس ان لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا۔

لازمی چندوں کی فرضیت کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چندہ تحریک جدید کی ابتداء میں اور پھر جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء کے موقعہ پر بھی فرماتے ہیں کہ:۔

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو پھر بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیزی والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہیں گے۔"

پھر اسی تقریر میں حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں سے چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے فرائض چندہ کے پہلے ادا کر دیں گے۔ اور مستقل چندے بھی پوری طرح دیں گے۔"

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو لازمی چندوں کی فرضیت اور اہمیت سے جماعت کو آگاہ فرمایا ہے۔ اور لازمی چندہ جات کی اہمیت کو اچھی طرح واضح فرما دیا ہوا ہے۔ احباب اور عہدیداران کا فرض ہے کہ اس کے مطابق ان چندوں کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے پوری تندہی سے اور کوشش سے عہدہ برآمد کرنے اور کراتے رہیں۔

اگر ان چندوں کی فرضیت سے جماعت کے تمام احباب کو بالعموم اور ان افراد کو بالخصوص وضاحت سے ساتھ آگاہ کر دیا جائے۔ جو سلسلہ میں نئے داخل ہوتے ہیں یا جو طوعی مالی قربانیوں میں حصہ لینے کی وجہ سے اپنے لازمی چندہ جات کی اہمیت کو نظر انداز کر دیتے یا انکی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ لوگ بھی انہیں باقاعدگی اختیار نہ کریں۔ جس کے باعث جماعتوں کے بجٹ میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

پس احباب اور عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ لازمی چندوں کی اہمیت سے احباب کما حقہٗ واقف کریں۔ اور پھر ان کی وصولی کیلئے اپنی سرگرم کوشش جاری رکھیں۔

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں حافظ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اور اس ۔۔ مور کی طرف سے ہم پر عاید کی گئی ہیں۔ اور ہر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرماتے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

خبریں

نئی دہلی ۳۰ رمئی - آج اعلان کیا گیا کہ لوک سبھا کا اگلا اجلاس ۱۱ راگست سے شروع ہوگا۔

۳۱ رمئی - آل انڈیا پورٹ اینڈ ڈک ورکرز فیڈریشن کی ہدایت پر کلکتہ - بمبئی - مدراس وغیرہ اینڈ ڈک ورکر یونینوں نے حکام کو ہڑتال کا نوٹس دے دیا ہے کہ وہ ۱۵ - ۱۶ رجون کی درمیانی نصف شب سے ہڑتال شروع کر دیں گے۔ ورکرز کا خاص مطالبہ چوہدری کمیٹی کی سفارشات کو نافذ کرانا ہے مسٹر الس کلکارنی نے ایک بیان میں کہا کہ وزیر ٹرانسپورٹ کے اس اعلان پر ہڑتال نہ ہو سکے گی۔ یہ واضح جواب ہے انہوں نے کہا کہ لازمی سروس کا سٹاف ہڑتال نہ کرے گا۔

نائٹ ہاؤس فائر بریگیڈ اور ہسپتال کے عملہ کے لوگ برابر کام کرتے رہیں گے۔

کولمبو ۳۱ رمئی۔ وزیر اعظم لنکا نے ایک نشری تقریر میں اپنے ہموطنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پُر امن رہیں اور افواہوں کا شکار نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ لنکا میں جو کچھ ہوا ہے وہ دفعتاً نہیں ہوا بلکہ سوچی سمجھی اسکیم کے مطابق ہوا ہے۔ لنکا کے تمام اخبارات نے مذہبی رہنماؤں اور لاماہیوں کی اپیل کو بڑے نمایاں طور پر شائع کیا ہے جس میں عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ پر امن رہیں آج ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ فسادات کے پس پشت ایک خاص جماعت کا ہاتھ ہے اور۔ ایک ذریعہ سے جھوٹے بیانات اور خبریں پھیلائی جا رہی ہیں۔

ماسکو ۳۱ رمئی - وزیر اعظم روس مسٹر خروشچیف نے ایک صنعتی نمائش کے افتتاح کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ روس اقتصادی جنگ میں امریکہ کو شکست دے دیگا۔ انہوں نے کہا کہ سرمایہ دار ملک کو تو اعتراف ہے کہ بہت سے معاملات میں سوویت یونین ان سے آگے بڑھ گئی ہے اقتصادی ترقی امریکہ اور مغربی ممالک میں زیادہ تیزی سے عمل میں آرہی ہے۔ اور بہت جلد امریکہ سے روس اس میدان میں آگے بڑھ جائے گا

پنڈر پور ۳۱ رمئی - بھودان لیڈر اچاریہ ونوبا بھاوے نے کہا۔ قومی آداب "جے ہند" تنگ نظریہ ہے۔ ہندوستان کی روحانی اور اخلاقی عظمت کے پیش نظر اس کے بجائے "جے جگت" کہا جانا چاہیئے تاکہ پوری انسانیت اس کے دائرہ میں آجائے۔ انہوں نے کہا دنیا کے لئے ہندوستان کے پاس ایک خاص مشن اور ذمہ داری ہے۔ اتحاد کا پیغام تمام اقوام عالم تک پہونچنا چاہیئے۔ اسی لئے میں محسوس کرتا ہوں کہ جے ہند کی بجائے "جے جگت" کہا جائے۔

کراچی ۳۱ رمئی۔ اطلاع ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان نہری نزاع کو طے کرانے کے سلسلہ میں عالمی بنک نے گذشتہ ۱۹۵۴ء میں جو تجاویز پیش کی تھیں پاکستان گورنمنٹ نے ان کو منظور کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ اب اپنی ترمیموں پر اصرار نہیں کرے گا۔ جو اس نے ۱۹۵۶ء میں ان تجاویز کے سلسلہ میں تجویز کی تھیں ان تبدیلیوں کے مطابق پاکستان نے دریائے سندھ کے سسٹم سے مزید پانی کا مطالبہ کیا تھا۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ پاکستان گورنمنٹ نے دس سالہ قدیم تنازعہ کو ختم کرنے کے پیش نظر اپنی ترمیموں پر اصرار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

نئی دہلی - ۳۱ رمئی معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ جوالا مکھی میں تیل کے لئے کھدائی کا کام ۵ رجون سے دوبارہ شروع ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ اس جگہ تیل کی تلاش میں عرصہ ایک سال سے کھدائی ہو رہی تھی۔ اور ۹ مئی کو کنوئیں میں سے مشتعل گیس نکلی تھی۔ جس کی کافی مقدار میں ہونے کی امید کی جاتی ہے کنوئیں کی گہرائی ۶۲۰۰ فٹ ہو چکی ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ۴ ہزار فٹ زائد کھدائی ہونے پر تیل نکل سکتا ہے۔

ابھی تک کھدائی کا اوسط بیس فٹ روزانہ تھا۔ لیکن اب چٹان زیادہ سخت آرہی ہے اور کھدائی کا اوسط ۵ فٹ رہ جائے گا اس حساب سے ۴۰۰۰ فٹ کی کھدائی میں تقریباً ڈھائی سو دن صرف ہوں گے۔

اس کھدائی میں ہندوستان کو رومانیہ سے ٹیکنیکل مدد مل رہی ہے۔

پیرس ۲ رجون۔ فرانس کی نیشنل اسمبلی کی میٹنگ میں جنرل ڈیگال کو کثرت رائے سے فرانس کے نئے وزیر اعظم چنے گئے۔ ان کے حق میں ۳۲۹ اور خلاف ۲۲۴ ووٹ پڑے جن میں ۱۴۸ ووٹ کمیونسٹ ممبروں کے تھے۔ باقی ووٹ ریڈیکل پارٹی اور سوشلسٹ گروپ کے تھے جس وقت ووٹنگ کے نتیجہ کے طور پر جنرل ڈیگال کی کامیابی کا اعلان کیا گیا۔ اسی وقت پیرس میں جنرل ڈیگال کے مخالف کمیونسٹوں اور دوسرے لوگوں نے زبردست مظاہرے شروع کر دیئے۔ جگہ جگہ مظاہرین اور پولیس کے درمیان تصادم بھی ہوئے۔ جنرل ڈیگال نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ منگلوار کو الجیریا جا رہے ہیں۔ اور وہاں وہ باغی فوجی جرنیلوں کے ساتھ صلاح مشورہ کریں گے جنرل ڈیگال نے فرانسیسی نیشنل اسمبلی کو ۶ ماہ کے لئے توڑ دینے اور مکمل اختیارات اپنے ہاتھ میں لینے کا مطالبہ کیا۔ اس عرصہ کے دوران فرانس کے نئے آئین کا مسودہ تیار ہوگا۔ اس کے بعد ملک میں نئے انتخابات کرائے جائیں گے۔ جنرل ڈیگال نے اپنے پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں ایگزیکٹو اور جوڈیشری کو علیحدہ علیحدہ کر دینا چاہتا ہوں۔ نیز وزارت براہ راست پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ ہو۔

منقولات

ناکارہ گائے اور بیلوں کا مسئلہ

پچھلے دنوں سپریم کورٹ نے اپنے ایک فیصلہ میں گائے یا بیل کا ذبح کرنا خلاف قانون قرار دیا تھا جب کہ صوبہ بہار، یوپی اور مدھیہ پردیش کے قصابوں نے ہائیکورٹ کے فیصلہ کو چیلنج کیا۔ اس کے بعد یوپی کی گورنمنٹ نے ایک کمیٹی قائم کی جس کا مقصد یہ تھا کہ آئین میں تبدیلی کر کے سولہ برس یا اس سے زیادہ عمر کے بیلوں اور گایوں کے ذبح کرنے کو جائز قرار دیا جائے جن کا کہ ملک کو کوئی فائدہ نہیں چنانچہ اس کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ بوڑھے اور ناکارہ بیلوں اور گائے کا ذبح کرنا قانون کے مطابق قرار دیا جائے اور اب یہ توقع کی جا رہی ہے کہ یا تو صدر جمہوریہ اپنے ایک آرڈیننس کے ذریعہ ان سفارشات کو منظور کر لیں گے یا اسمبلی کے کسی آئندہ اجلاس میں ترمیم کا بل پیش کیا جائے گا۔

جس صورت میں کہ ہندوستان میں سیکولر گورنمنٹ قائم ہے اور یہ گورنمنٹ مذہبی بنیادوں پر قائم نہیں۔ اور ہمارے ملک میں ہندوؤں کے علاوہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو بھی مساوی حقوق حاصل ہیں۔ محض ہندوؤں کے مذہبی احساس کے خیال سے گائے اور بیل کے ذبح کرنے کی قطعی مخالفت کرنا یقیناً منصفانہ قرار نہیں دیا جا سکتا جس پر کہ ہمیں سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ اقتصادی اعتبار سے بھی جبکہ ملک کو چمڑے کی ضرورت ہوگی بوڑھے اور ناکارہ جانوروں کے ذبح کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ ہاں کم عمر بیلوں اور گائے کے ذبیحہ کی سخت ممانعت ہونی چاہیئے تاکہ ملک اپنی ضرورت کے مطابق ان سے دودھ حاصل کر سکے اور بیل کاشتکاری کے کام آئیں۔ کیونکہ اگر ہم آنکھیں بند کرتے ہوئے ہندوؤں کے مذہبی احساس کے خیال سے گائے اور بیل کے قطعی ذبح کرنے کی ممانعت کریں تو عیسائیوں نے کیا جرم کیا ہے کہ ان کے احساس کی پرواہ نہ کی جائے اور ہم بکری، مرغ، مچھلی، وغیرہ کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیں جب کہ ایسا کرنا انکے مذہب کے مطابق گناہ اور پاپ ہے۔ (ریاست دہلی ۲-۶-۵۸)